اسلامی اقتدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

18/49

مدرسہ تجوید القرآن

جمعیتہ علماء اسلام کے
تمام اراکین رکنیت
سازی کی مہم میں
بھرپور حصہ لیں تاکہ اسلامی
نظام کے نفاذ کی منزل
قریب سے قریب تر
آجائے۔

حضرت امیر مرکزیہ

آج کل

ہر طرف ہے دھواں ہی دھواں آج کل   قریہ قریہ ہے آہ و فغاں آج کل
زد میں صرصر کی ہے گلستاں آج کل   عشرتوں میں ہے گم باغباں آج کل
چھوڑو قصۂ سود و زیاں آج کل   جاں نثاروں کا ہے امتحاں آج کل
ہے شریفوں کے درپے رذیلوں کی ڈار   بن گئی ہے زمین آسماں آج کل
"کیسے کیسے بدلتا ہے رنگ آسماں"   لومڑی بھی ہے شیر ژیاں آج کل
ہر روش پر ہیں پامال پتّوں کے ڈھیر   اجڑے اجڑے سے ہیں آشیاں آج کل
سہمے سہمے ہیں سرو و سمن اِن دنوں   گُل کھلائے گی برق تپاں آج کل
جن کے اجداد افرنگ کے تھے غلام   وہ لنڈورے ہیں شیوہ بیاں آج کل
جن کو انگریز نے "سر" کیا تھا کبھی   ہیں انہیں کے "پِسر" حکمراں آج کل
سوچتے کیوں نہیں، ظالمو! جابرو!   کیوں ہیں؟ بپھرے ہوئے نوجواں آج کل
جشنِ دورِ حکومت مناؤ، مگر!   کیوں ہیں مزدور ماتم کناں آج کل
"زیرکی" بھی تمھاری دھری رہ گئی   تم سے اپنے بھی ہیں بدگماں آج کل

ہر طرف "ہُن برستا" ہے اکرامؔ اب
"عام ہے روٹی، کپڑا، مکاں آج کل"!

اکرام القادری

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۴۹
جمعۃ المبارک ۲۲ ذی الحجہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
رئیس الادارہ
اکرام القادری
مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

اداریہ

اکرام القادری

وزیر اعظم کا مشورہ

وزیراعظم بھٹو نے ایک بار پھر اپوزیشن پر الزامات کے ڈونگرے برسانے کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کو مذاکرات کی پیش کش کی ہے۔ بھٹو صاحب نے اپوزیشن پر رجعت پسند ہونے کا طعن توڑتے ہوئے کہا کہ ملک وقوم کا مفاد اسی میں ہے کہ بات چیت کے ذریعہ مسائل حل کر لیے جائیں۔

وزیراعظم نے اپوزیشن کی طرف سے یوم سیاہ منانے پر بھی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے اپوزیشن کو مشورہ دیا ہے کہ انتہا پسندی کی راہ چھوڑ کر اعتدال کی راہ اختیار کرے۔

ہماری سمجھ میں جناب وزیراعظم کی یہ منطق بالکل نہیں آتی کہ ایک طرف اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی جائے اور دوسری طرف اپوزیشن ارکان کو عوامی نمایندگی کے حق سے محروم کرتے ہوئے قومی اسمبلی کے ایوان سے نکال کر کے دروازے بند کر لیے جائیں ؟

اگر محترم بھٹو صاحب اپوزیشن پر مذاکرات کے دروازے کھلے رکھنے کی پیش کش میں اخلاص اور ملک وقوم کے وسیع تر مفاد کو پیشِ نظر رکھے ہوتے ہیں تو پھر اپوزیشن پر ایوانِ اسمبلی کے دروازے کیوں بند کر دیئے جاتے ہیں۔

بھٹو صاحب کی ایک ہی سانس میں متضاد باتوں سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ملک وقوم کے وسیع تر مفاد کی بجائے اپنے اقتدار کی رسی دراز کرنے کے لیے اپوزیشن سے جوڑ توڑ اور سودا بازی کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک اپوزیشن کو اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا مشورہ دینے کی بات ہے تو وہ کوئی ڈھکا چھپا معاملہ نہیں۔ اپوزیشن رہنماؤں نے مشکل سے مشکل اور کڑے سے کڑے حالات میں بھی راہِ اعتدال کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

پیپلز پارٹی کے چار سالہ دورِ اقتدار میں اپوزیشن کے عظیم اور جانباز رہنماؤں پر جس قسم کے بوقلموں اور گوناگوں ظلم وستم توڑے گئے یہ صرف ان محب وطن اپوزیشن رہنماؤں ہی کا بوتا تھا کہ اعتدال پر قائم رہی ۔ !

تحریکِ بحالیٔ جمہوریت اور تحریک تحفظ ختم نبوت ہمارے اس دعوے پر شاہدِ عدل ہیں۔ اپوزیشن رہنماؤں نے ایف۔ ایس۔ ایف کی رائفلیں، پولیس کی لاٹھیاں، ڈنڈے، آنسو گیس اور حکومت کے پالتو غنڈوں کے پتھر برداشت کیے، مگر انتہا پسندی کی راہ اختیار نہیں کی۔ آج بھی صفِ اوّل کے رہنماؤں سے لے کر ادنیٰ کارکنوں تک ہزاروں نہیں لاکھوں افراد جیل کی تنگ وتاریک کوٹھڑیوں میں محبوس ومحصور ہیں۔ مستزاد یہ کہ تحریک ختم نبوت کے "مجرموں" پر آج بھی ملک کے طول وعرض میں مقدمات کی بھرمار ہے۔ "شاہی اعلانات" کے باوجود ان "مجرموں" کی جان بخشی نہیں کی گئی۔

مگر جناب بھٹو ہیں کہ اپوزیشن کو راہِ اعتدال اختیار کرنے کا راگ الاپ رہے ہیں۔ کاش جناب وزیراعظم کو اپوزیشن کی آنکھ کے تنکے کے بجائے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر آجاتا، مگر نہیں اقتدار کا نشہ کچھ سجھائی دینے نہیں دیتا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے پیپلز پارٹی کے چار سالہ دورِ

پریمیئر پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

اقتدار کے اختتام کے موقع پر آئینی حدود میں رہتے ہوتے "یوم سیاہ" منانے پر بھی بھٹو صاحب دل برداشتہ اور چین بجبیں ہیں۔ اپوزیشن اراکین اور عوام الناس ارباب اقتدار کے شرمناک اور ملکی مفاد کے خلاف اعمال پر اظہار ناپسندیدگی کرتے۔ اگر وہ اپنے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھتے ہیں تو بھٹو صاحب کی طبع نازک اسے بھی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اور اپوزیشن کے اس خالص جمہوری و آئینی عمل سے بھی محترم وزیراعظم کے شیشۂ دل میں بال آنے لگتا ہے۔

حکومت کی تمام مشینری اور ذرائع ابلاغ بوکھلاہٹ اور سراسیمگی کے عالم میں اپوزیشن رہنماؤں کی کردار کشی اور زہر چکانی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ارباب اقتدار کو اپوزیشن کا یہ جمہوری اقدام اس قدر ناگوار گزرتا ہے کہ انہیں غصہ میں تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف۔ ریڈیو۔ ٹی۔ وی کے بھانڈ اور بھاڑے کے ٹٹو جس قسم کی "کوثر و تسنیم" میں دھلی ہوئی زبان استعمال کر رہے ہیں وہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے۔

ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ریڈیو۔ ٹی۔ وی کے "دانشور" اور ٹرسٹی اخبارات کے بزرجمہر شریفوں پر پھکڑ تول کر اپنے کبھی نہ سیر ہونے والے پیٹ کے لیے ایندھن فراہم کر رہے ہیں۔ انہیں راتب ہی اس کے حوض ملتا ہے کہ یہ شرفاء کی دستار تک دست درازی کریں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ارباب اقتدار اپوزیشن کے یوم سیاہ کی ناکامی کے بلند بانگ دعوے بھی کر رہے ہیں اور اپوزیشن رہنماؤں اور ارکان کو پابہ زنجیر بھی ملک کے طول عرض سے ہمیں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں اور ارکان کی گرفتاریوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ہم ان گرفتاریوں کو حکومت کی بوکھلاہٹ اور یوم سیاہ کی کامیابی کے سوا اور کیا نام دے سکتے ہیں۔

آہ مولانا محمد صاحبؒ

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد المعروف بہ خلیفہ صاحب کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد گذشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون موصوف عالم باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ گوناں گوں صفات کے مالک تھے۔

خلیفہ صاحب موصوف تمام عمر دین کی خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ خلیفہ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ادارہ ترجمان اسلام خلیفہ صاحب کے برادر بزرگ قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب اور ان کے دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں۔

ہمارے ہاں خوبصورت
اور جدید قسم کے سویٹر بننے
والی کشیدہ کاری والی مشینیں
دستیاب ہیں!
نیز پائیدار دیدہ زیب
سلائی مشینیں!
تھوک و پرچون خریدنے کیلیے آج ہی تشریف لائیں
ڈیلرز: سلیقہ، سنگر، سائیگون، سٹینزن، ریگل سیونگ مشینز!
ندیم سیونگ مشین سٹور
پروپرائٹر: محمد یوسف محمد یعقوب چوک بازار بورے والا

اگر آپ کسی
موذی مرض
کا شکار ہیں
اور جلد صحت یاب ہونا چاہتے ہیں تو
فوراً تشریف لا کر شکریہ کا
موقع دیں
صحیح تشخیص، درست علاج!
ڈاکٹر غلام یٰسین بخاری ایم بی بی ایس کہروڑ پکا

ترجمان کے خریدار متوجہ ہوں!
راولپنڈی میں ترجمان اسلام خریدنے کے لیے خورشید احمد (ورکشاپی محلہ) سے رابطہ قائم کریں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا اعلیٰ انتظام ہے۔
سالانہ اور ششماہی خریدار بھی رابطہ قائم کریں!
خورشید احمد ایجنسی ہولڈر ترجمان اسلام ۶۹ ۸۸۷ ورکشاپی محلہ راولپنڈی

ہمارے ہاں:
ٹریکٹر اور ٹیوب ویل کے
ہر قسم کے
پرزہ جات
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
ارائیں ہارڈ ویئر اینڈ ٹریکٹر سپیئر پارٹس
مین روڈ لودھراں ضلع ملتان

جمعیۃ علماء اسلام
کارکن بن کر ملک میں اسلامی انقلاب لانے میں مدد کریں۔
حاجی غلام رسول صاحب کہروڑ پکا۔

قابل اعتماد
اور
بارعایت
انگریزی ادویات کا
مرکز!
نسخہ جات احتیاط سے تیار کیے جاتے ہیں
ملک میڈیکل ہال ریلوے روڈ شجاع آباد

مرسلہ
ڈاکٹر
احمد
حسین
کمال
کراچی

مشرق
و
مغرب
کی
سیاست
؟

انگولا کی خانہ جنگی میں ملوث تنظیمیں اور بیرونی قوتیں

سوویت یونین اور چین انگولا میں بھی الجھ رہے ہیں

جیساکہ سب جانتے ہیں کہ مغربی افریقہ کا ملک انگولا ایک تباہ کن خانہ جنگی سے دوچار ہے۔ قرائن سے یوں لگتا ہے کہ خدانخواستہ انگولا افریقہ کا دوسرا کانگو نہ بن جائے۔ انگولا کی صورت حال کا ایک غور طلب پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں پر خانہ جنگی میں جوں جوں شدت پیدا ہو رہی ہے بیرونی طاقتوں کا دخل بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ سوویت یونین امریکہ اور چین کے ساتھ ساتھ افریقی اتحاد کی تنظیم بھی یہاں پر مختلف انداز سے سرگرم عمل ہیں اور ان کی سرگرمیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انگولا کی متحارب سیاسی تنظیموں کے کردار اور سیاسی وابستگیوں کے علاوہ بیرونی طاقتوں کے مفادات اور کردار کا بھی ایک سرسری جائزہ لیا جائے۔ یہ بات اس لیے بھی ضروری ہے کہ انگولا کے واقعات نے سوویت یونین اور یوگنڈہ کے تعلقات پر جہاں منفی اثرات ڈالے اور دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کے انقطاع اور بحالی کے واقعات کا سبب بنے ہیں۔ وہاں یوگنڈا اور زائر جیسے افریقی ملکوں کو سوویت یونین کے نظریات اور عالمی سیاسی حریف چین سے بھی قریب کر دیا ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ انگولا کی موجودہ مصیبتوں کا سبب اس کا جغرافیائی محل وقوع اور معدنی دولت ہے۔ جہاں تک اس کی جغرافیائی اہمیت کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس لا سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے مغرب میں بحرِ اوقیانوس، مشرق میں زیمبیا شمال میں زائر اور کانگو اور جنوب میں نسل پرست جنوبی افریقہ ہے۔ یعنی یہ ملک ایک طرف سمندر سے اور شمال و جنوب کی جانب سے امریکہ نواز ملکوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس لیے زائر کے موبوتو جو لومبا کے قتل اور کانگو کی خانہ جنگی میں شولمبے کا قریبی ساتھی رہا ہے۔ اور جنوبی افریقہ کی اقلیتی گوری نسل پرست ووَرسٹر حکومت کا مفاد اس میں ہے کہ انگولا میں کوئی محب وطن حکومت قائم نہ ہونے پائے۔ کم و بیش امریکہ کی بھی یہی پوزیشن ہے، کیونکہ تیل، ہیروں اور سلفر کی دولت سے مالا مال اس ملک کی قدرتی دولت پر امریکی اجارہ داریوں کا قبضہ ہے۔ انگولا کی قدرتی دولت اور مالی وسائل پر جن امریکی کمپنیوں کا قبضہ ہے ان میں گلف آئیل کمپنی ٹیکساکو، ایسو موبل، اسٹنڈرڈ، ڈاکی ورساڈ اٹمنٹ ڈسٹری، ہوٹرز، ڈالمول، ٹیلنکو، جنرل ٹائر اینڈ ربڑ کمپنی، سنگر مشین، فائرز، نیشنل کیش رجسٹرڈ اور کٹر پلر ٹریکٹر کمپنی کے نام شامل ہیں۔ یہ کمپنیاں انگولا کی خانہ جنگی میں سامراج نواز دائیں بازو کی تنظیموں کی زبردست مدد کر رہی ہیں۔

انگولا کی خانہ جنگی میں کارفرما عوامل کو سمجھنے کے لیے اس خانہ جنگی میں ملوث تنظیموں کے بارے میں جاننا مفید ہوگا۔ جیساکہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ اس خانہ جنگی میں دائیں بازو کی دو تنظیمیں یعنی ایف۔ این۔ ایل اے جو پیکنگ نواز سمجھی جاتی ہے۔ "یونیتا" جو دراصل ایف، این، ایل۔ اے ہی کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ مارکسٹ تنظیم ایم۔ پی۔ ایل۔ اے سے نبرد آزما ہیں۔ ان تینوں تنظیموں میں ایم پی، ایل، اے ہی سب سے پرانی تنظیم ہے اور اپنے کردار کے اعتبار سے موزمبیق کی تحریکِ آزادی فری لیو اور گنی بساؤ کی پی اے آئی جی سی کی طرح ہے۔

ایم۔ پی۔ ایل۔ اے ۱۹۵۶ء میں اپنے قیام کے بعد ہی سے پرتگال کے فسطائی نوآبادکاروں کے خلاف مسلح جدوجہد کر رہی ہے اور اس کی جدوجہد کو شروع ہی سے دنیا بھر کی حریت پسند انقلابی اور ترقی پسند قوتوں کی حمایت حاصل ہے، اور پرتگال کی کمیونسٹ پارٹی بھی۔ ایم۔ پی۔ ایل اے کی مدد کرتی رہی ہے۔ موزمبیق اور گنی بساؤ کی آزادی کی تحریکوں کی طرح انگولا کی آزادی کی حقیقی تحریک ایم۔ پی۔ ایل۔ اے کو بھی سوویت یونین اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کی فوجی، سیاسی اور اخلاقی مدد اور حمایت حاصل رہی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اسے مغربی پریس نے ماسکو نواز مشہور کر دیا۔

اپنے قیام سے اب تک کے ۱۹ سالوں میں ایم۔ پی۔ ایل۔ اے نے پرتگالی نوآبادکاروں سے انگولا کے ایک وسیع علاقے کو آزاد کروا کر آزاد شدہ علاقوں میں اپنی حکومت قائم کی ہے۔ اور دور رس سماجی اصلاحات کی ہیں۔ اسکولوں اور ہسپتالوں اور تہذیبی اداروں کے قیام اور ان کی ترقی میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور اس طرح

عوام کی وسیع اکثریت کی حمایت حاصل کی ہے ۔

ایم. پی. ایل. اے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ خالی نعرہ بازی اور دعووں کی بجائے خاموشی اور سنجیدگی سے کام کرتی ہے اور جہاں تک اسکی سیاسی سوجھ بوجھ کا تعلق ہے، اسے ایک سنجیدہ وسیع اور بالغ نظر جماعت سمجھا جاتا ہے ۔

ایم. پی. ایل. اے انگولا کو نہ صرف بیرونی سیاسی تسلط سے آزاد کرانا چاہتی ہے، بلکہ اقتصادی طور پر بھی خود مختار خوش حال ملک بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ جو تیسری دنیا کی اقتصادی خودمختاری کی جدوجہد سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے جہاں تک باقی دو تنظیموں ایف. این. ایل. اے اور یونیتا کا تعلق ہے جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے دونوں سامراج نواز ہیں - ایف. این. ایل. اے کا سربراہ ہولڈن رابرتو ایک کاروباری آدمی ہے اور زائر میں مقیم ہے ۔ اس نے گذشتہ چودہ سال میں ایک دن بھی انگولا کی سرزمین پر قدم نہیں رکھا، لیکن موبے موبو یو کے ساتھی اور نومبیا کے قتل میں شریک کار زائر کے سابق حکمران کاساوُبو کی مدد سے جو زو بو تو کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور علاقے میں اپنے قبیلے کی بادشاہی کے احیاء کے سلسلے میں ادیہ تو کا ہم خیال تھا۔ روبرتو ۱۹۶۳ء میں یو. پی. اے نامی تنظیم کی داغ بیل ڈالی. جس کا مقصد پرتگالی نو آباد کاروں کے بجائے ایم. پی. ایل. اے کے خلاف مسلح جدوجہد کرنا تھا۔ چنانچہ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے روبرتو نے کاساوبو کی مدد سے زائر میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا اور شمالی انگولا میں دہشت پسندانہ سرگرمیاں شروع کیں، مگر اسے کوئی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی تو اس نے نسل پرستانہ نعرے دیے اور نسلی فسادات کرائے۔ جس کے نتیجہ میں انگولا کے ۲۵ ہزار نہتے اور معصوم باشندے موت کے گھاٹ اتار دیے گئے ۔

اس سلسلے میں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ پرتگال میں کاتینو کی معزولی کے بعد مسلح افواج کی تحریک نے جو خفیہ دستاویزات شائع کیں. ان میں بعض دستاویزات ایف. این. ایل. اے کے بارے میں بھی تھیں جن میں بتایا گیا تھا کہ ایف. این. ایل. اے امریکی سی. آئی. اے نے پرتگال کے محکمہ جاسوسی پی. آئی. ڈی. ای کی مدد سے بنوائی تھی، تاکہ ایم. پی. ایل. اے کا مقابلہ کیا جا سکے اور انگولا کے باشندوں کو ایک دوسرے سے لڑا کر آزادی کی منزل سے دُور رکھا جا سکے ۔ روبرتو کے بعد ایف. این. ایل. اے کی دوسری اہم شخصیت دانیل شیندا ہے. شیندا ایم. پی. ایل. اے میں ایک اعلےٰ عہدیدار تھا، لیکن عین اس وقت جب ایف. این. ایل. اے اور یونیتا ایم. پی. ایل. اے پر زبردست دباؤ ڈال رہی تھیں، تحریک کے اندر نظریات کی بنیاد پر پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور الگ ہو گیا. شیندا کا دعویٰ تھا کہ وہ چیرمین ماؤ کے افکار کا پیرو کار ہے، مگر پرتگال کی مسلح افواج کی تحریک نے انکشاف کیا کہ شیندا دراصل سی. آئی. اے کا ایجنٹ تھا اور پرتگال کے محکمہ جاسوسی کی ہدایت کے مطابق ایم. پی. ایل. اے میں پھوٹ ڈالنے کے لیے اس میں شامل ہو گیا تھا۔ تاہم دانیال شیندا نے ایم پی ایل اے سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد ایف. این ایل اے میں شمولیت اختیار کی اور اس طرح یہ تاثر دیا گیا کہ ایف. این. ایل. اے چین نواز ہے. اس تاثر کو مغربی اخبارات کی رپورٹ سے بھی تقویت ملی جن کے مطابق ایف این ایل اے کی فوجیں چینی اسلحہ سے لیس ہیں اور چینی ماہرین ایف. این ایل اے کی فوجوں کو تربیت دیتے ہیں۔ مغربی اخبارات کی ان رپورٹوں کی تصدیق کرتے ہوئے ہولڈن روبرتو نے فرانسیسی اخبار لاموند کو بتایا کہ میرے فوجیوں کو چینی ماہرین تربیت دے رہے ہیں۔ اور چین ایف این ایل اے کو غیر مشروط امداد دے رہا ہے. جب کہ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے نے خبر دی ہے کہ ایف این ایل اے کے لیے چینی ہتھیار چینی بندرگاہوں سے زائر پہنچا دیئے جاتے ہیں اور وہاں سے ایف این ایل اے کے کیمپوں میں پہونچا دیئے جاتے ہیں ۔

لیکن اس کا مطلب یہ قطعی نہیں ہے کہ ایم. پی ایل اے کا چین سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایم. پی. ایل. اے کے خود چین کا دورہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایم پی ایل اے کے ایک وفد نے پولٹ بیورو کے ممبر لوسیو لارا کی قیادت میں پیکنگ کا دورہ کیا اور چینی حکام نے انہیں یقین دلایا کہ وہ انگولا کی آزادی کے تینوں متحارب فریقوں میں سے کسی کی مدد نہیں کریں گے اور غیر جانبدار رہیں گے ۔

جہاں تک انگولا سے بیرونی طاقتوں کی دلچسپی کا تعلق ہے، ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ سوویت یونین ایم پی ایل اے کو کھلے بندوں فوجی اور اقتصادی امداد دینے کے علاوہ سیاسی اور سفارتی سطح پر اس کی حمایت بھی کرتا ہے اور دوسرے سوشلسٹ ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ جب کہ امریکہ جس کی نظر انگولا کی معدنیات پر ہے۔ ایم پی ایل اے کا سخت مخالف ہے اور مذکورہ اطلاعات کے مطابق سی آئی اے کے ذریعہ ایف. این. ایل. اے اور یونیتا کی مدد کر رہا ہے تاکہ ان کے ذریعہ وہ انگولا کی قدرتی دولت پر بدستور قائم رہے ۔

انگولا سے جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کی نسل پرست گوری اقلیتی حکومتوں کی دلچسپی بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کے کرائے کے فوجی جو ہوا فرا کے ایلیے کے دوران شریکِ جرم رہے ہیں ایف. این. ایل. اے اور یونیتا کی طرف سے ایم. پی ایل. اے کے خلاف لڑ رہے ہیں -

ادھر زائر شروع سے انگولا کے معاملات میں مداخلت کرتا رہا ہے۔ شروع میں تو زائر کے سابق حکمران کالے وڈ بو اپنے قبیلے کی بادشاہت قائم کرنے کے لیے ایف. این. ایل. اے کی مدد کر رہا تھا اور اب موبوتو جو شیبے کا دوستِ راست رہا ہے۔ اس لیے ایف این ایل اے کی مدد کر رہا ہے کہ انگولا کے شمال میں تیل کی دولت سے مالا مال علاقہ کابندہ زائر میں شامل کرنا چاہتا ہے اور ہولڈن روبرتو کے لیے کابندا سے دستبردار ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ زائر سوویت یونین کی طرف سے ایم پی ایل اے کی مدد اور حمایت کی مذمت کرتا ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سوویت یونین اگر ایم پی ایل اے سے کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے تو وہ باآسانی انگولا پر الیف این ایل اے کو برسر اقتدار لاکر کابندا کی تیل کی دولت پر قابض ہو جائے گا۔

سوویت یونین اور چین کے اختلافات سے موبوتو کو بڑی مدد مل رہی ہے، کیونکہ چین سوویت یونین کو انگولا سے دور رکھنے کے لیے موبوتو کے مطالبات کی حمایت کر رہا ہے۔

اب آخر میں افریقی اتحاد کی تنظیم کے کردار کے بارے میں مختصراً یہ عرض کرنا ہے کہ اس تنظیم نے امریکہ اور افریقہ کو رجعت پسند حکومتوں کے دباؤ میں آکر الیف این۔ ایل اے کی جلا وطن حکومت کو تسلیم کر لیا تھا جو روبرتو نے سی آئی اے اور موبوتو کی شہ پہ قائم کی تھی، افریقہ کی ترقی پسند حکومتوں کی جانب سے اور اے یو کے اس اقدام کی سخت مخالفت کے باوجود اس نے یہ اقدام واپس نہیں لیا۔ اس لیے عدی امین جو باری کی وجہ سے افریقی اتحاد کی تنظیم کے صدر بن گئے ہیں، روس پہ زور دے رہے ہیں کہ وہ زائر کے مطالبات تسلیم کر کے انگولا کی آزادی کی حقیقی تحریک کو تسلیم نہ کرے اور یہی بات دونوں ملکوں کے درمیان تلخی کا سبب بن گئی تھی۔ اس تلخی سے چین نے بروقت فایدہ اٹھایا اور چیئرمین ماؤ نے عدی امین کے نام ایک خط میں روس کے خلاف اقدامات میں صدر عدی امین کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ بہرحال انگولا کی آیندہ صورت حال کیا رخ اختیار کرے؟ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔

علماءِ حق کی واحد جماعت
جمعیّت علماءِ اسلام
کارکن بن کر ملک میں:
نظام شریعت
کے عملی نفاذ کی کوششوں میں بھرپور حصّہ لیں
مولانا مفتی محمود اور جمعیۃ کے دیگر اکابرین سے بھرپور تعاون فرما کر ملک میں اسلامی انقلاب کے عمل کو تیز کریں تاکہ ملک میں صحیح اسلامی نظام نافذ کیا جا سکے۔
جناب حکیم حبیب احمد صاحب کھروڑ پکا

گندم ----
چاول ----
سیلہ ----
باسمتی کی دونوں اقسام
سستے داموں خریدنے کیلیے
ہمارے ہاں تشریف لائیں!
پروپرائیٹر چوہدری محمد شفیع اینڈ کمپنی حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۱۲
رہائش: ۵۱۲

بہترین ہرن مارکہ
آٹا
ہرن مارکہ میدہ، سوجی اور چوکر
خریدنے کیلیے ہماری خدمات حاصل کریں
صوبہ سرحد، بلوچستان اور سندھ کیلیے خصوصی رعایت ہوگی
نیشنل فلور ملز علی پور روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۹۲، ۶۹۲

تعارفِ قرآن

شیخ محمد عقیل بی.ایس سی
ڈیرہ اسماعیل خان۔

قرآن کریم شریعتِ اسلام کی بنیادی کتاب ہے

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے انسان کی تمام دینی دنیوی معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس مکمل اور مفصل نظام عمل کے چار ماخذ ہیں:

۱۔ قرآن کریم۔
۲۔ سنتِ نبویؐ۔
۳۔ بڑے بڑے آئمہ کا اجتہاد۔
۴ اجماع۔

ان چاروں ماخذ میں اصولی اور مرکزی مقام صرف قرآن کریم کو حاصل ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہونا اور دُنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنا رہنما بنانا ایک مسلمان کا اولین فرض ہے۔

قرآنِ کریم خدا کا آخری پیغام

قرآن کریم دنیا بھر کی کتابوں میں بہترین کتاب ہے۔ یہ ایک صحیفۂ ہدایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے اپنے برگزیدہ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ جس طرح سلسلۂ نبوت کا خاتمہ تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا اسی طرح سلسلۂ وحی کی آخری کڑی بھی قرآن کریم ہی ہے۔

قرآن کریم، رسول کریمؐ کا معجزہ ہے

قرآن کریم زبان اور معانی دونوں لحاظ سے بےمثال ہے۔ اس کا مقابلہ عربی زبان میں نہ کبھی ہو سکا ہے اور نہ کبھی ہو سکے گا۔ اس کے مضامین بھی ایسے انوکھے، دلچسپ اور مفید ہیں کہ جتنی بار بھی ان کا مطالعہ کیا جائے ہر بار طبیعت کو نئی لذت حاصل ہوتی ہے اور معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مضامین کی جدت، افادیت اور جامعیت کے لحاظ سے قرآن کریم اپنی نظیر آپ ہے۔

قرآن کریم مکمل طور پر محفوظ ہے

قرآنِ کریم چودہ سو سال سے اب تک بالکل محفوظ چلا آ رہا ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گا اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے۔! ارشادِ خداوندی ہے:

> انا نحن نزلنا الذکر وانا
> لہٗ لحافظون ○

> "یہ قرآن ہم نے اتارا ہے اور ہم اس
> کی حفاظت کریں گے"

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ یہ کلامِ پاک آج اسی زبان اور بلا کم و کاست انہی الفاظ میں محفوظ و مشہور زبانوں پر جاری، دلوں پر قابض اور دماغوں پر حاوی ہے جس زبان اور جن الفاظ میں حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وحی کے ذریعہ حاصل کیا تھا اور اپنے صحابہؓ کو سنایا تھا۔

وحی علم کا سب سے پختہ ذریعہ ہے۔!

قرآن کریم کا نزول بذریعۂ وحی ہوا۔ انسان کو معلومات حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعدد قوتیں بخشیں۔ مثلاً: احساس، شعور، وجدان، غور و فکر اور کشف و الہام۔ ان سب ذرائع سے پختہ اور یقینی ذریعۂ وحی ہے۔ جس کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص برگزیدہ بندوں کو پیغمبرانہ علوم عطا کرتا ہے۔ جس عام انسان عقل اور غور و فکر کے لحاظ سے حیوانات سے برتر ہیں اسی طرح انبیاء وحی کی بناء پر دوسرے انسانوں کے مقابلے میں ممتاز ہیں۔

قرآنِ کریم کی تفسیر

قرآن کریم کے الفاظ اور معانی کی تشریح کو تفسیر کہتے ہیں۔ چونکہ ہر عالم اپنے ذوق کے مطابق، ضرورت کو پیش نظر رکھ کر آیت کی تفسیر کرتا ہے اس لیے تیرہ سو سال کے طویل عرصے میں قرآن کریم کی بے شمار تفسیریں مختلف طریقوں سے لکھی گئیں صحیح تفسیر وہی ہو گی جو قرآن کریم کے اپنے مطالب کے موافق ہو۔ عربی زبان کے لحاظ سے درست ہو۔ اور اسکا نزول عربوں کے محاورہ کے مطابق ہو اور احادیث نبوی کے مخالف نہ ہو۔

سورت، آیت، مکی و مدنی وغیرہ

قرآن کریم کی تقسیم اللہ تعالیٰ نے سورتوں میں فرمائی سورت عربی میں شہر پناہ کو کہتے ہیں۔ گویا ہر سورت ایک مستقل باب ہے جس کے ذریعہ بعض مضامین کی حد بندی کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ بعض لمبی ہیں اور بعض مختصر۔ ہر سورت کو آیت میں تقسیم کیا گیا۔ آیت کے معنی ہیں نشانی۔ گویا ہر آیت خداوند تعالیٰ کی قدرت کی نشانی اور اس کی ذات کی معرفت کے لیے ایک علامت ہے۔ قرآن کریم کی کل آیتیں ۶۶۶۶ ہیں۔ بعض لمبی اور بعض مختصر ہیں۔

قرآن کریم کا جو حصہ حضور کا مکہ مکرمہ کی زندگی میں نازل ہوا وہ مکی کہلاتا ہے اور جو آپ کے مدنی دَور میں نازل ہوا وہ مدنی کہلاتا ہے۔

رپورٹنگ:- محمد جمیل خان کراچی۔

دستور میں اسلامی دفعات اور اس کا حشر

قایدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمودؒ کا جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی میں طلبار سے خطاب

علمار کرام، عزیز طالب علم بھائیو!

میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے سے ملنے کا یہ موقع باہم پہونچایا۔ درحقیقت آج کل کے مسائل اتنے الجھے ہوئے ہیں اور اتنے کثیر ہیں کہ ان مسائل کا استقصیٰ میرے لیے اس مختصر مجلس میں ممکن نہیں ہے تاہم پاکستان میں دینی مسائل سے متعلق جو خطرات ہمیں درپیش ہیں، اگرچہ یہ طے ہو چکا ہے۔ پاکستان کے آئین میں یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ یہ بات بھی طے ہو گئی ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بن سکے گا۔ یہ بھی طے ہے کہ موجودہ مروجہ قوانین کو سات سال کی مدت میں یومِ دستور، یومِ نفاذِ دستور سے سات سال کی مدت تک لازماً قرآن و سنت کے مطابق تبدیل کرنا ہوگا۔ یہ تمام امور یقیناً اطمینان بخش ہیں، لیکن جو ہمیں خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت آئین کے مطابق عمل کرنے سے قاصر رہی ہے۔ مثلاً دستورِ پاکستان میں یہ لکھا ہے: موجودہ دستور میں جو ۱۰/اپریل ۷۳ء میں پاس ہوا تھا اور جس پر ۱۲/اپریل کو صدرِ پاکستان نے دستخط ثبت کیے تھے گویا ۱۲/اپریل ۷۳ء سے یہ دستور نافذ ہوا۔ اس دستور میں ایک اسلامی مشاورتی کونسل کی تشکیل کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ دستور میں لکھا ہے کہ دستور کے یوم نفاذ سے ۹۰ دن کے اندر ایک اسلامی مشاور کونسل تشکیل دی جائے گی۔ اس مشاورتی کونسل کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں اس میں ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ یوم تشکیل سے لے کر کم از کم سال میں ایک رپورٹ دے گی۔ موجودہ قوانین کو اسلام کے مطابق بدلنے کی ایک رپورٹ ہر سال دے گی پہلے سال پہلی، دوسرے سال دوسری، تیسرے سال تیسری۔ حتیٰ کہ سات سال میں ساتویں اور آخری فائنل رپورٹ پیش کرے گی اور سات سال کے بعد اس ملک کے تمام قوانین کتاب و سنت کے مطابق بنا دیئے جائیں گے اور اس دستور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب گورنمنٹ کو رپورٹ پیش ہوگی تو رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد چھ مہینے کے اندر اندر لازمی طور پر اسمبلی میں پیش ہوگی۔ اب ۱۲/اپریل سے دستور نافذ ہوا۔ تین مہینے مشاورتی کونسل کی تشکیل کے لیے آپ رکھ لیں ایک سال رپورٹ دینے کے لیے آخری مدت پر آپ چلے جائیں، اس کے بعد چھ مہینے لازماً اس کی آخری مدت تو اسمبلی میں پیش ہونا تھا تو گویا کہ پہلے سال کی رپورٹ اسمبلی میں یوم نفاذ دستور سے پونے دو سال بعد لازماً پیش ہونی تھی، لیکن یہ آئین ہے پاکستان کا۔ ۱۲/اپریل ۷۳ء سے ۱۲/اپریل ۷۴ء تک اور یہ دسمبر تک تین سال سے کچھ کم عرصہ گذر چکا ہے لیکن اسمبلی میں کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آئین کے تقاضوں پر اسلامی قوانین کی تدوین و ترتیب میں عمل نہیں ہو رہا۔ سیاسی باتوں کو چھوڑتا ہوں کہ سیاسی باتوں پر عمل نہیں ہو رہا، لیکن میں اس وقت صرف اسلامی قوانین کی حد تک بات کروں گا کہ ابھی تک کوئی رپورٹ پیش نہیں ہوئی۔ اس مرتبہ اسمبلی میں میں نے اس پر تحریک استحقاق پیش کی کہ یہ اسمبلی کا حق ہے کہ پونے دو سال بعد لازماً رپورٹ پیش کرے، لیکن اس ہاؤس کا آئینی استحقاق مجروح ہو چکا ہے، لیکن تحریک استحقاق پر بحث کی نوبت ہی نہیں آئی تھی کہ ہمیں اسمبلی سے باہر نکال دیا گیا۔

میرے عزیز دوستو!

یہاں پر اور بھی کچھ راستے ہیں۔ مثلاً اسلامی مشاورتی کونسل جو رپورٹ پیش کرے گی اسمبلی اس کی پابند نہیں ہے کہ وہ رپورٹ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اسمبلی خود مختار ادارہ ہے اور اسمبلی کے ممبران جو فیصلہ کریں گے وہی آخری فیصلہ ہوگا۔ اگر کتاب و سنت کی تعبیر، کتاب و سنت کے فیصلے کی تشریح و توضیح میں اسلامی مشاورتی کونسل کوئی فیصلہ بھیج دے تو ضروری نہیں کہ اسمبلی بھی اسے پاس کرے اسمبلی اس میں جو ترمیم کرنا چاہے گی جس طرح فیصلہ کرنا چاہے گی اسمبلی اس میں مختار ہے۔ ہم نے اس پر زور دیا آئین کے تدوین کے وقت کہ اسلامی مشاورتی کونسل کے فیصلہ میں اسمبلی کو ترمیم کا حق نہ ہو۔ اس طرح آیندہ کے لیے کوئی نیا قانون بننے کے لیے اگر اسمبلی کے ممبروں نے اعتراض کیا کہ یہ قانون اسلام کے خلاف ہے، کتاب و سنت کے خلاف ہے

تو اسے مشورہ کے لیے بھیجا جائے۔ مشاورتی کونسل کے پاس اور وہاں سے جو مشورہ آئے گا اسمبلی اس میں بحث کرے گی۔ یہاں بھی ہمارا اختلاف رہا۔ ہم نے یہ کہا کہ اسمبلی کا ایک ممبر بھی کسی قانون پر معترض ہے کہ قانون کتاب وسنت کے خلاف ہے تو اسے مشاورتی کونسل میں بھیجا جاتے، لیکن یہ بات نہیں مانی گئی۔ ان کا اصرار تھا کہ اسمبلی کی اکثریت اگر یہ کہتی ہے یہ اسلام کے خلاف ہے تو جب مشورہ کے لیے مشاورتی کونسل کے پاس بھیجا جائے۔ اب بتائیے جب اسمبلی کی اکثریت گورنمنٹ کے ساتھ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ وہ ممبر کتنے خود دار ہیں اور کتنے بڑے مسلمان ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی مرضی کے خلاف کسی بھی قانون کو مشاورتی کونسل کے پاس نہیں بھیجیں گے۔ آخر آئین کی تدوین کے وقت ہم نے بائیکاٹ کیا اسی بات پر اور کچھ اور مطالبات بھی تھے۔ فیصلہ آخر یہ ہوا کہ اگر اسمبلی کا پانچواں حصہ ۱/۵ یہ کہہ دے کہ یہ قانون اسلام کے خلاف ہے تو اسے مشاورتی کونسل میں بھیجا جائے گا ورنہ نہیں۔ پھر ہم نے کہا کہ اگر مشاورتی کونسل کی رپورٹ اس بل کے مسودہ کے خلاف آگئی تو پھر وہ فیصلہ ہی قبول کرنا ہوگا۔ اس قانون کو، اس بل کو اس نہج پر جس کے خلاف مشاورتی کونسل نے رپورٹ دی ہے۔ اس طرح نہیں پاس کیا جائے گا، اس کا بھی انھوں نے انکار کیا۔ پہلے تو مشاورتی کونسل کے اراکین کا انتخاب صدرِ پاکستان کرتا ہے اور پاکستان کے صدر کی حیثیت ملاحظہ فرمائیے: اسی آئین کی ایک دفعہ میں لکھا ہے کہ صدر پاکستان کا کوئی حکم بھی اس وقت تک باضابطہ نہیں ہوگا جب تک کہ اس پر وزیر اعظم کے تصدیقی دستخط ثبت نہ ہوں۔ یہ شرمناک دفعہ موجود ہے۔ اگر اس کا کوئی حکم بھی باضابطہ نہیں جب تک کہ وزیر اعظم کے تصدیقی دستخط ثبت نہ ہوں تو صدر کے موجود ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تو اب بتائیے کہ مشاورتی کونسل کے اراکین کا انتخاب صدر کریگا، بمشورہ بتصدیق وزیر اعظم اب وہ کن کو منتخب کریگا، ملک کے جید علماء کو نہیں۔ میں نے خود چند علماء کا ان کو مشورہ دیا تھا، لیکن اسے قبول نہیں کیا گیا اور ایسے لوگوں کو سیاسی طور پر اس میں رکھا گیا ہے کہ ان سے یہ توقع بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ اسلامی قانون کے بارے میں اپنی کوئی رائے دے سکیں۔ پہلے تو یہاں ہی حالت مخدوش ہو گئی کہ ممبران قابلِ اعتماد نہیں ہیں اور کسی طرح بھی ان ممبران سے توقع نہیں ہو سکتی کہ صحیح معنٰی میں وہ اسلامی قانون کی تدوین کا کام کریں پھر اسمبلی کے ممبران اکثر پیسے خرچ کرکے سرمایہ دار قسم کے لوگ، بے دین قسم کے لوگ وہ اسمبلی میں آتے ہیں، فیصلہ آخری ان کا ہوگا، مشاورتی کونسل کا نہیں ہوگا۔

دوسری خرابی پھر یہ ہے کہ جیسے میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اس پہ عمل بھی نہیں ہو رہا۔ میرے محترم دوستو عزیز بھائیو! یہ خدشات ہیں آئین میں اس ضمانت کے باوجود بھی یہاں پر اسلامی قانون اور اس کے نفاذ کے لیے کوئی میدان خالی نہیں ہے اور اطمینان کی کوئی صورت بھی موجود نہیں ہے۔ یہ لوگ تو وہ لوگ ہیں کہ میں نے اپنی وزارة کے زمانہ میں ایک قانونی کمیشن بنایا تھا۔ مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ العالی اور مولانا شمس الحق افغانی مدظلہٗ یہ دونوں اس کے ممبر تھے۔ میں بھی اسکا ممبر تھا اور دو وکیل بھی تھے۔ ہم نے عائلی قانون پر جو اس وقت ملک میں نافذ ہے۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کا بل ایوب خان کے زمانے کی اسمبلی میں بھی زیر بحث رہا ہے۔ جب اس پر ووٹنگ ہوئی تو ہمارے ووٹ صرف ۲۸ تھے اور بڑی اکثریت کے ساتھ اس عائلی قوانین کی تنسیخ کے بل کو مسترد کر دیا تو کیا ایوب خان کے زمانے کے ممبروں اور آج کے ممبروں میں کوئی فرق ہے۔ کیا یہ زیادہ اسلامی علوم سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ہم نے اس قانونی کمیشن میں بیٹھ کر عائلی قانون میں ترمیم کی۔ بالکلیہ تنسیخ بھی نہیں، ترمیم کی جہاں جہاں اسلام کے خلاف باتیں تھیں اس میں ہم نے ترمیم کرکے مکمل کر دیا، لیکن آئینِ پاکستان میں ایک دفعہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی قانون مشترک لسٹ میں ہے یعنی جس مسئلہ پر جس موضوع پر مرکز میں بھی بن سکتا ہے اور صوبہ میں بن سکتا ہے۔ مشترک لسٹ میں کوئی قانون ہے تو صوبہ۔ اگر صوبائی اسمبلی اسکو منظور کرتی ہے تو اس کے لیے پیشگی شرط ہے کہ صدرِ پاکستان کی منظوری ہو۔ اس کی منظوری کے بغیر صوبائی اسمبلی پاس نہیں کر سکتی۔ چنانچہ میں نے دو تین مرتبہ بھٹو صاحب سے بھی کہا کہ اس میں ہم نے باقاعدہ ترمیم لکھ دی ہے۔ رپورٹ مکمل ہے اس کی اجازت دے دو۔ تاکہ ہم صوبائی اسمبلی میں اس کو پاس کر سکیں، لیکن ہمیں اجازت نہیں دی گئی۔ یہ لوگ چونکہ علمِ دین سے واقف نہیں اور دین کے محکم مسائل میں، قطعی مسائل میں، منصوص مسائل میں انکی رائے ہمیشہ خلاف میں ہوتی ہے۔ یہی عائلی قانون میں بطورِ مثال آپ کو یہ بتلاؤں کہ اس میں سب سے پہلے جو مسئلہ زیر بحث آیا وہ پوتے کی وراثت کا مسئلہ ہے۔ پوتا اسلام میں وارث ہے، لیکن اس وقت جب اس میت کا، مورث کا بیٹا موجود نہ ہو۔ امام بخاری نے اس پر باب باندھا۔ باب میراث ابن الابن اذا لم یکن لہ ابن" کہ پوتے کی میراث اس وقت ہوتی ہے جب میت کا بیٹا موجود نہ ہو۔ اگر صُلبی بیٹا موجود ہے تو پوتا محروم رہ جاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ "الاقرب یحجب الابعد" یعنی قریب وہ بعید کو محجوب کر دیتا ہے، محروم کر دیتا ہے۔ یہ اصول ہے۔ اس پر اجماعِ امت بھی ہے مذاہب اربعہ کا اس پر اتفاق ہے۔ فقہ جعفریہ شیعہ فقہ اس کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ پوتے کی وراثت اس وقت ملتی ہے جب میت کا حقیقی بیٹا نہ ہو۔ نصوص سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ "الاقرب فالاقرب" عصبة ہوتا ہے۔

للرجال نصیب مما ترك
الوالدان والاقربون -

مردوں کے لیے وراثت کا حصہ ہے
اس مال میں جس کو والدین نے چھوڑا
یا اقربون نے چھوڑا"

تو اقرب نے چھوڑا ہو تو معلوم ہوا کہ اقرب کا وارث وہی ہوگا جو اس کے رشتہ میں سب سے زیادہ قریب ہو۔ صحیح بخاری شریف میں ہے:

الحق الفرائض باھلھا.

فما بقی فھو لاولیٰ رجل ذکر"

فرائض جو حصص اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں، مثلاً بیوی کے لیے، والدہ کے لیے یہ تو ان کو دے دو۔ فرائض سے اور مقرر کردہ حصص سے جو بچ جائے وہ کس کے لیے ہے فھو رجلٍ ذکرٍ مرد کے لیے جو قریب ترین ہو نسب میں باقی اس کو ملے گا بطورِ عصبۃ کے۔ وہ عصبۃ بن جائے گا۔ حدیث میں موجود ہے۔ قرآن کی آیت میں بھی ہے، اجماعِ امت بھی ہے۔ چودہ سو سال میں ایک عالمِ دین ایک امام، ایک مجتہد پوری امت میں ایسا نہیں گذرا جس نے یہ کہا کہ ابن کے ہوتے ہوئے ابن الابن وارث بنتا ہے۔ اور مَیں نے ان کو چیلنج کیا، مَیں نے کہا کہ تم کسی امام کا نام بتاؤ کہ اس نے اس کے خلاف کوئی قول کیا ہو۔ اگر تم نے ایک بھی شخص، کسی امام کا مخالف قول دکھا دیا تو مَیں مخالفت ترک کر دوں گا چلو ایک امام کا قول تو ہوا، ایک میٹنگ میں ہمارے حضرت مفتی شفیع صاحب مدظلہ بھی، مولانا محمد یوسف بنوری صاحب بھی موجود تھے راولپنڈی میں۔ جس میں تمام عالم اسلام کے علماء کو بلایا تھا عائلی قانون پر بحث کرنے کے لیے۔ اس میں ترکی کے نمائندے بھی، دوسرے ممالک کے لوگ بھی کافی تھے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن بھی تھا۔ مَیں نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو یہ چیلنج کیا کہ آپ یہ بتائیں کہ چودہ سو سال کے اسلامی ادوار میں ایک شخص نے بھی، کسی امام نے بھی اس کے مطابق قول کیا؟ جو آپ کے عائلی قانون کا ہے پوتے کی وراثت کے لیے؟ آپ نے اگر قول دکھا دیا تو مَیں مخالفت چھوڑ دوں گا، لیکن وہ نہ دکھا سکے، وہ میرے چیلنج کو قبول نہ کر سکے۔

مفتی صاحب نے بعد میں مجھ سے کہا کہ آپ نے جو یہ چودہ سو سال کا چیلنج کیا تو مَیں گھبرا گیا۔ مَیں نے کہا کہ شاید کہیں سے (آخر چودہ سو سال کے ادوار کے لیے آپ نے چیلنج کیا) کوئی شوشہ مل جاتے ان کو پھر آپ کیا جواب دیں گے؟ مَیں نے کہا مفتی صاحب! مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ ان کے دلائل صرف اتنے ہیں کہ پوتا یتیم ہے وہ غریب کہاں سے کھائے گا۔ ان میں اتنا بھی شعور نہیں کہ جب کوئی قانون بنتا ہے تو کم از کم اتنا ضروری ہوتا ہے کہ عقلی اعتبار سے قابل قبول ہو۔ اب آپ بتائیں کہ پوتے کی وراثت میں موجودہ مروجہ عائلی قانون کا اصول یہ ہے کہ اگر ایک شخص کا ایک لڑکا ہے اور اس لڑکے کی بھی اولاد ہے۔ یہ لڑکا پہلے مَر گیا، باپ اب مَرتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ جو لڑکا مَرا ہُوا ہے باپ سے پہلے۔ اس کو زندہ تصور کر کے، زندہ فرض کر کے پہلے اس کو باپ سے وارث قرار دیں گے اور حصہ اس کو منتقل کر دیں گے اور حصہ دے کر پھر اس کو میت تصور کر کے اس کا حصہ بیٹے کو منتقل کیا جائے گا۔ اب آپ بتائیں، دیکھیں وارث اور مورث۔ وارث اس زندہ شخص کو کہتے ہیں جو اپنے مورث کے ترکہ میں حصہ دار ہوتا ہے۔ زندہ کو وارث اور مَرے ہُوئے کو مُورث کہتے ہیں جس کی وراثت تقسیم ہوئی ہے اس کو مورث کہتے ہیں۔ تو ابتدائی مسئلہ ہے وراثت کا۔ لغت کے اعتبار سے وارث زندہ شخص کو کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بیٹا جو باپ سے پہلے مُر گیا اس کو وارث قرار دیتے ہیں اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مُرا ہوا بیٹا خود صاحب ہوتا ہے کاروباری ہوتا ہے۔ زمین دار ہوتا ہے تو یہ بیٹا جب مرا تھا تو اسکی وراثت باپ کو بھی پہونچتی ہے اور باپ بھی اس کا وارث بنا تھا اس لیے کہ اسلام میں کوئی صورت بھی نہیں ہے کہ بیٹا مَرے اور باپ کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔ وراثت میں لا نسلاً یا ذوالفرض کی حیثیت سے یا عصبۃ کی حیثیت سے۔ دونوں میں سے کسی نہ کسی حیثیت سے اس کو ضرور کچھ ملے گا۔ وہ محروم کبھی نہیں ہو گا تو یہ بیٹا جب مُرا باپ اس کا وارث ہوا۔ اسی بیٹے کی وراثت باپ نے لے لی۔ پہلے یہ لے چکا ہے۔ اس کے بعد باپ مرتا ہے تو کہتے ہیں کہ جب مرے ہوئے باپ کی وراثت تقسیم ہوگی تو مَرے ہوئے بیٹے کو (جس کی وارثت باپ پہلے حاصل کر چکا ہے) اس کو پھر زندہ تصور کر کے اسی باپ کا وارث قرار دیں گے۔ عجیب بات ہے۔ ایسا دنیا نے کبھی دیکھا ہے کہ ایک آدمی اس کا مورث بھی ہوا اور پھر وہی دوبارہ اس کا وارث بنتا ہے مردہ کو تصور کر کے اس کا وارث بنانا۔ کیا دنیا میں کوئی قانون مفروضہ کی بنیاد پر بنتا ہے صرف فرضی اور جعلی بات حقیقت کے خلاف اسکو زندہ تصور کر کے اس کو حصہ دے دیں کہ وہ اگر زندہ ہوتا تو کیا حصہ لیتا۔ حصہ متعین کر دو پھر اس کو مار دو۔ اب مرگیا۔ اب مرنے کے بعد اس کا جو حصہ ہے اس کے بیٹیوں کو منتقل کر دو، جو اس بڑے لڑکے کے پوتے بنتے ہیں۔ ایک یہ عقل کے خلاف ہے۔ مَیں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ عقل کے اعتبار سے اس میں اتنی خامیاں ہیں کہ ایک شخص مَرتا ہے، ایک شخص کا ایک لڑکا مرگیا اور ایک حقیقی لڑکا موجود ہے۔ مرے ہوئے لڑکے کی لڑکی ہے۔ اب ایک لڑکا اور ایک پوتی ہے۔ اب وراثت کی تقسیم عائلی قانون سے اس طرح ہوگی کہ مال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ دو بیٹے ہیں، وہ مُرا ہوا بیٹا بھی زندہ ہوگیا۔ دو بیٹے نصف نصف۔ پھر اس کو دوبارہ مار دیا اس کا آدھ حصہ پوتی کی طرف منتقل ہوگیا اور یہ کہتے ہیں کہ پوتی بھی تو اولاد میں سے ہے:

"یوصیکم اللہ فی اولادکم"

یہ اولاد میں شامل کرتے ہیں، پوتوں کو بھی:

للذکر مثل حظ الانثیین

"مرد کے لیے عورت کے دو حصوں کے برابر ہے"

اب یہاں کیا ہوا ایک حصہ صلبی بیٹے کو اور ایک حصہ پوتی کو برابر برابر ملے اور اگر یہ پوتی نہ ہوتی اس کی جگہ صلبی بیٹی ہوتی۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی تو لڑکی کو ⅓ ملتا اور لڑکے کو ⅔ ملتا۔ تو صلبی لڑکی کی صورت میں ⅓ مل رہا ہے، لیکن یہ پوتی ہے تو آدھا مل رہا ہے تو گویا کہ پوتی، لڑکی سے

بھی زیادہ قریب ہوئی اور پھر یہ کہ مثل حظ الانثیین کہاں گیا؟ یہاں تو (انثیٰ اور ذکر) مرد اور عورت کا حصہ برابر ہوگیا۔ لڑکے کو بھی آدھا پوتی کو بھی آدھا اور اس کو اولاد میں بھی شمار کرلو تو یہاں تو للذکر مثل حظ الانثیٰ ہوگیا، قرآن کی آیت کے بھی مخالف اور عقلی اعتبار سے بھی بڑی ثقیل بات ہے۔ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ ایک شخص مرجاتا ہے اس کی ایک حقیقی بیٹی ہے اور ایک پوتی ہے۔ دو ہی وارث ہیں تو عائلی قانون میں تقسیم یوں ہوگی کہ حقیقی لڑکی کو ۱/۳ اور پوتی کو ۲/۳ ملے گا کہ اس کے باپ کو زندہ فرض کرکے اس کو مرد ہونے کی حیثیت سے ۲/۳ ملے گا اور پھر اس کو مُردہ تصور کرکے پوتی کو منتقل ہوجائے گا تو پوتی کو ملا دو تہائی اور حقیقی لڑکی کو ملا ایک تہائی۔ اب بتائیے عقل کیسے برداشت کرسکتی ہے کہ ایک شخص کی حقیقی لڑکی وہ بھی مؤنث ہے انثیٰ ہے۔ اور ایک اس کے لڑکے کی لڑکی، دونوں برابر بھی نہیں، بلکہ پوتی جو رشتہ میں دُور ہے اس کو ۲/ تہائی ملے اور حقیقی لڑکی جو کہ رشتہ میں قریب ہے اس کو ایک تہائی ملے! اب بتائیے کہ یہ بھی کوئی قانون ہے۔

محترم دوستو! اس کے اندر بڑے سقم ہیں۔ یہ صرف اجماعِ علماء کے نہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی صریح منافی ہے۔

اطلاع

جناب الطاف حسین صاحب سرکولیشن مینیجر ضلع ساہیوال کے دورہ پر ہیں۔ جماعتی احباب ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (ادارہ)

مدرسہ جامعہ صدیقیہ رجسٹرڈ صدیق آباد۔ بیادگار زبدۃ الاطباء، عمدۃ العلماء حضرت مولانا الحاج حافظ حکیم محمد عبدالغنی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

جامعہ اہل سنت والجماعت کی دینی درسگاہ جو مسلکاً حنفی، مشرباً دیوبندی ہے۔ اشاعت ختم نبوۃ، عظمت صحابہؓ، محبت اولیاءؒ کا علمبردار ہے۔

جامعہ خالص مذہبی دینی ادارہ ہے۔ اس کا مقصد قرآن وسنت کی تعلیم واشاعت اور دین حقہ کی تبلیغ واعمال حسنہ کی ترویج ہے۔

جامعہ کا نظام تعلیم دینی وعصری ہے جس کے تحت تین درجات قائم ہیں:

درجہ اوّل: قرآن مجید حفظ وناظرہ۔ **درجہ دوم:** کتب ابتدائیہ۔ **درجہ سوم:** قرآن کریم اور دینیات لازمی۔

جامعہ کو اکابر علماء کی سرپرستی حاصل ہے۔ مثلاً مجاہد حریت حضرۃ مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مجاہد ملت حضرۃ مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمیذ حضرۃ مولانا محمد شریف صاحب مہتمم خیر المدارس ملتان و محترم الحاج حکیم عبدالحی صاحب بورے والا۔

اپیل: بہی خواہان دین متین اور مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ تعلیم قرآن واشاعت دین کی خاطر مدرسہ کی عطیات، زکوٰۃ صدقات، عشر، چرم ہائے قربانی وغیرہ کے ذریعے اعانت فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

الملتمس: محمد طیب بن الحاج مولانا حافظ محمد عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خادم جامعہ صدیقیہ رجسٹرڈ صدیق آباد چک ۱۶۴/ ۹۔ ایف ڈاکخانہ جامعہ صدیقیہ ضلع ساہیوال

حافظ آباد میں علم وعرفان کی بارش

جامعہ اشرفیہ قرآنیہ عرصہ دراز سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں قابل ترین اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ نئے نصاب کے مطابق صرف ونحو کی مختصر وقت میں تکمیل کراکے ترجمہ قرآن پاک مکمل کرایا جاتا ہے۔ احادیث۔ فقہ، ادب عربی اور تحریر وتقریر کے مضامین بھی شامل ہیں۔ طالبات کو پڑھانے کے لیے علیحدہ اور معقول انتظام ہے۔ طلباء کے قیام وطعام علاج، پوشاک، کتب کا مدرسہ کفیل ہے۔ اس کے علاوہ طلباء کو بھاری وظائف بھی دیئے جاتے ہیں

تاثرات از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر گوجرانوالہ

مدرسہ ھٰذا کے سالانہ امتحان پر حاضر ہوا۔ تقریباً ۵۰ کتابوں کا امتحان لیا بحمداللہ تعالیٰ طلباء کی کثیر تعداد کو کامیاب پایا۔ بعض ایسے طلباء کا بھی امتحان لیا (جو گوجرانوالہ میں میرے پاس کئی سال تک پڑھتے رہے اور راقم ذاتی طور پر انہیں جانتا ہے) اور انہیں اکتا کر نصرۃ العلوم سے خارج کر دیا تھا مگر یہاں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب پایا، مدرسہ کے تعلیمی معیار سے انتہائی متاثر ہوا۔ راقم ابتدائی اور وسطی درجہ کے طلباء سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس مدرسہ میں داخل ہو کر اکتساب فیض کریں

ابو زاہد محمد سرفراز

منجانب: محمد الطاف ناظم مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ رجسٹرڈ ونیکے روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جلال پور میں سستا اور عمدہ کریانہ کا سامان خریدنے کے لیے ہمارے ہاں تشریف لائیں

بشیر احمد کریانہ سٹور جلالپور پیر والہ

عمدہ ماحول، بہترین سروس لودھراں میں

لذیذ وخوش ذائقہ کھانوں اور

عمدہ چائے کا مرکز؟

خورشید ہوٹل مین روڈ لودھراں ضلع ملتان

ملک میں اسلامی انقلاب لانا ناگزیر ہوگیا ہے۔ اس لیے آپ علماءِ حق کی جماعت جمعیۃ علماءِ اسلام کا رکن بن کر ملک میں نظام شریعۃ نافذ کرانے میں بھرپور تعاون فرمائیں

(جناب) مشتاق احمد وعبد القادر گھی فیئر پرائس شاپ لودھراں

محمد فاروق قریشی

شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سلطان ٹیپو شہیدؒ

مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ، شاہ ولی اللہؒ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے بھتیجے تھے۔ وہ ۱۷۸۱ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے بہت ذہین تھے بلوغت سے قبل ہی انہوں نے قرآن۔ حدیث، جغرافیہ ریاضی اور فلسفہ ایسے علوم میں دسترس پیدا کرلی تھی۔ لیکن وہ ایسے عالم نہیں تھے کہ صرف مطالعے ہی کی نذر ہو کر اپنی زندگی گزار دیتے۔ وہ ایک باعمل اور مجاہد فی سبیل عالم تھے۔

غیب سے انہیں دعوت جہاد ملی اور وہ شب و روز جہاد کی تیاریوں میں مصروف رہنے لگے۔ ان دنوں مسلمانانِ ہند کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ایک تو ہندوستان کی آب و ہوا دوسرے تمول اور عیش و عشرت کی زندگی کے بُرے اثرات کے باعث مسلمانوں میں روز افزوں زوال کے آثار ہویدا تھے مغلوں کی سلطنت جاتی رہی تھی۔ سکھ تباہی پھیلا رہے تھے اور انگریز تیزی سے برّصغیر میں چھا جانے کی دھن میں تھے۔

لیکن سید اسماعیل شہیدؒ زبردست عزم اور حوصلے سے میدان عمل میں آئے اور انھوں نے مسلمانوں کو قعرِ مذلت میں گرنے سے بچانے کا تہیہ کرلیا۔ گھوڑے کی سواری میں انھوں نے مہارت پیدا کی۔ نیزہ بازی، شمشیر زنی، تیراندازی کشتی۔ پیراکی اور بعض دیگر فنون میں کمال حاصل کیا وہ زبردست تیراک بن گئے۔ اکثر وہ دریائے جمنا میں دلّی سے آگرے تک تیر کر جاتے آتے تھے گرمیوں کے موسم میں شاہ اسمٰعیل شہید دلی کی جامع مسجد کے تپتے ہوئے فرش پر چل کر اور گھنٹوں تیز دھوپ میں رہ کر اپنے آپ کو تکلیفیں سہنے کا عادی بناتے تھے اور کبھی کبھی کئی کئی دن اور رات نہ کھاتے تھے اور نہ سوتے تھے۔

ایک طرف تو شاہ اسمٰعیل شہید مجاہدانہ زندگی بسر کرتے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ دوسری طرف وہ اس حقیقت سے بھی غافل نہ تھے کہ مسلمانوں کو جو جہالت، غفلت اور بے دینی کا شکار ہو رہے ہیں، راہ راست پر لانے کی اشد ضرورت ہے۔ وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ اپنے ہم مذہبوں کی حالت سدھارنے میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ پند و نصیحت کے لیے وہ قحبہ خانوں میں بھی جاتے تھے۔ بعض اشخاص نے ان کی سخت مخالفت شروع کردی۔ انہیں وہابی مشہور کرکے بدنام کرنے کی کوشش کی اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے اور سختیاں کیں۔ لیکن شاہ شہید کامل اطمینان سے اپنے راستے پر گامزن رہے۔ آخر ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ قحبہ خانے اور قماربازی کے اڈے بند ہونے لگے توہم پرستی کم ہوئی اور دین کا دوبارہ چرچا ہونے لگا۔ مسلمانوں نے آنکھیں کھولیں تو اپنی سیاسی زندگی کو گوناگوں خطرات میں گھرا پایا۔

فیصلہ کن ساعت پہنچی اور اسلام کے اس سپوت کو اپنی تلوار بے نیام کرنا پڑی شاہ اسمٰعیل کا جنگی منصوبہ یہ تھا کہ پہلے سکھوں کو دبایا جائے اور اس کے بعد انگریزوں کو سرزمین ہند سے نکالا جائے ایک روز علماء کی ایک جماعت کسی پیچیدہ مسئلہ پہ شاہ اسمٰعیل سے رائے لینے کے لیے گئی۔ شاہ شہید ان دنوں ایک سرائے میں قیام فرما تھے علماء جب آپ کے ہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ محض مولوی یا مذہبی عالم نہیں۔ بلکہ ایک جنگجو بہادر جو پوری طرح مسلح ہے۔ ان سے ہمکلام ہے وہ سپاہی کی وردی پہنے قرآن کریم گردن میں حمائل کیے۔ اور تلوار کمر میں لٹکاتے اپنے گھوڑے کی مالش میں مصروف تھے۔ اسی حالت میں شاہ اسمٰعیل نے علماء کی جماعت کے سوالات کے جوابات دیئے اور وہ پوری طرح مطمئن ہو کر واپس گئے۔

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے پنجاب میں سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ انہیں قدم قدم پر کامیابی ہوئی اور ان کے مجاہدین ہر معرکے میں فتح یاب ہوئے رنجیت سنگھ نے جب یہ صورت دیکھی تو وہ مسلمانوں کے دوبارہ طاقت حاصل کرلینے کے خیال سے خوفزدہ ہوا اور اس نے شاہ اسمٰعیل کو جاگیر کی پیشکش کی جسے انہوں نے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

آخر بالاکوٹ کا آخری معرکہ پیش آیا۔ لڑائی میں اسلامی لشکر کو ایک غدار نے دھوکا دے رکھا اور سید اسمٰعیل شہیدؒ کے مجاہدین کا مختصر گروہ باقی اسلامی لشکر سے الگ ہو گیا۔ سکھوں نے اچانک گھیرا ڈال دیا۔ مسلمان جواں مردی سے کٹ کٹ کر شہید ہونے لگے۔ سید اسمٰعیل بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

ٹیپو سلطان کی شہادت کا منظر

دلیر اور نڈر ٹیپو سلطان نے انگریزوں کو سرزمین ہند سے نکال دینے کا پکا ارادہ کر رکھا تھا۔ اس نے

انگریزوں کے خلاف دوسرے ملکوں سے معاہدے کرنے کی بہت کوشش کی۔ کابل۔ قسطنطنیہ اور پیرس کی حکومتوں سے خط وکتابت کی اس نے نپولین سے خاص طور پر رسم وراہ پیدا کی تھی۔ ادھر ہندوستان میں اس نے دولت راؤ سندھیا اور نظام حیدرآباد کو ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ مرہٹوں اور نظام حیدرآباد نے اس کا ساتھ دینے کی بجائے انگریزوں کا ساتھ دیا۔

ٹیپو سلطان نے عہد کر رکھا تھا کہ جب تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا نرم بستر پر نہیں سوتے گا

اس سے معلوم ہوا کہ مرہٹے اور نظام انگریزوں سے مل گئے ہیں اور اب تینوں مل کر اس کے خلاف جنگ کا منصوبہ بنا رہے ہیں تو وہ مطلق نہیں گھبرایا وہ اکثر کہتا تھا کہ شیر کی دو روزہ زندگی بھیڑ کی دو سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔

۴ر مئی ۱۷۹۹ء کو نظام مرہٹوں اور انگریزوں کی مشترکہ فوج نے ٹیپو سلطان کے دارالحکومت سرنگاپٹم کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان اس وقت کھانا کھا رہا تھا۔ کھانا ادھورا چھوڑ کر اٹھا۔ ہاتھ دھوئے اور حکم دیا میری تلوار اور بندوق لاؤ۔ ابھی وہ تلوار اور دوسرے اسلحے سجا ہی رہا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ اس کا جرنیل جعفر لڑائی میں کام آ گیا ہے ٹیپو نے کہا سید جعفر موت سے نہیں ڈرتا تھا۔ محمد قاسم سے کہو اس کی جگہ لے لے۔

سلطان باہر آیا اس کے ساتھ چار آدمی تھے جو اس کی بندوقیں اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے ایک اور آدمی چھوٹی بندوق لیے آ رہا تھا۔ ٹیپو سلطان نے محل سے نکلتے ہی حملہ شروع کر دیا اور بہت سے انگریز حملہ آوروں کو گولی کا نشانہ بنایا اس کے بعد وہ محل کے بڑے دروازے پر پہنچا جس میں داخل ہونے کے لیے دشمن بُری طرح کوشاں تھا۔ سلطان سیدھا جا کر اس جگہ گھس گیا جہاں لڑائی کا سب سے زیادہ زور تھا۔ سلطان آگے بڑھ کر اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانے لگا۔ اس کے آدمی چاروں طرف کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ ٹیپو کی چھاتی میں بھی گولی لگی اس کا گھوڑا بھی زخمی ہو گیا، لیکن وہ برابر لڑتا رہا اور دائیں بائیں حملے کر کے دشمن کے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارتا رہا۔ اس کا گھوڑا زخموں سے نڈھال ہو کر گر پڑا ایک اور گولی سلطان کی چھاتی کے داہنی طرف لگی اور وہ لڑکھڑا کر لاشوں کے انبار پر گر پڑے۔ کسی نے اس کے طلائی قبضے کی تلوار اس کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کی سلطان کے جسم کا نچلا حصہ لاشوں میں دبا ہوا تھا اس نے اپنے جسم کا بالائی حصہ اٹھایا اور دشمن پر وار کرنے لگا۔ اچانک ایک گولی سلطان کی کنپٹی پر لگی اور وہ شہید ہو گئے۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔ سلطان کی میت لاشوں کے انبار سے نکالی گئی۔ سلطان کی مہر دستار تلوار اور پیٹی غائب تھی۔ چہرے پر جلال برس رہا تھا اور عزم و اطمینان کی ناقابل بیان جھلک ہویدا تھی۔ آہ وہی سلطان جو صبح کے وقت جاہ و حشم کے ساتھ محل سے نکلا تھا۔ اب مٹی کا ڈھیر ہو چکا تھا۔ اس کی سلطنت ختم ہو چکی تھی۔ اس کے دارالحکومت پر دشمن کا قبضہ تھا اور اس کے محل میں وہی میجر جنرل براجمان تھا جو پندرہ سال قبل اسی محل کے ایک گوشے میں سلطان کا قیدی تھا۔

ہندوستان کی سیاسی بساط سے ایک ایسی شخصیت چل بسی جسے غدار اگر تنہا اور بے یارو مددگار نہ چھوڑ دیتے تو وہ سارے ملک کا نجات دہندہ بن جاتا۔ اگر اسے ذرا مہلت اور مل جاتی تو لڑائی کا یہ انجام نہ ہوتا۔ اگر تین چار ماہ قبل فرانسیسیوں نے وعدے کے مطابق اپنی چار پانچ ہزار سپاہ اس کی مدد کے لیے بھیج دی ہوتی تو وہ انگریز کو ملک سے باہر نکال کر ہی رہتا۔

اعلانِ داخلہ

مدرسہ جامعہ اشرفیہ
شاہ کوٹ کا داخلہ شروع ہے۔
جامعہ ھذا
کا خرچ سالانہ تقریباً چالیس ہزار ہے۔ جامعہ ہذا میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ مع التجوید اور درجہ کتب کا اعلیٰ انتظام ہے۔ جامعہ ہذا میں تعلیم معیاری ہوتی ہے۔ کثیر التعداد بیرونی طلباء کی جملہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ شائقین حضرات فوراً ناظم مدرسہ جامعہ اشرفیہ سے رابطہ قائم کریں۔

المعلن: (مولانا) عبدُ اللطیف انور

رکنیت سازی

کیا آپ نہیں چاہتے کہ پاکستان
میں
نظام شریعت نافذ ہو؟
اگر آپ چاہتے ہیں
تو جمعیۃ علماء اسلام کا
رکن بن کر اس جدوجہد میں حصہ لیں۔
ضلع شیخوپورہ کے امیر مولانا عبداللطیف انور نے طوفانی دورہ کر کے ضلع بھر میں رکنیت سازی کی کاپیاں تقسیم کر دی ہیں۔ رکن سازی مکمل کر کے جلد دفتر ضلع کو مطلع فرمائیں۔
المشتہر:
(مولانا) عبداللطیف انور امیر جمعیت ضلع شیخوپورہ

رپورٹنگ: بشیر احمد شاد چشتیاں

علماء کو تم سے زیادہ سیاست آتی ہے!

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی کا دورۂ ضلع بہاول نگر!

ضلع بہاولنگر کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ یہاں مختلف ادوار میں علماء و اکابر نے دین کی شمع کو روشن کیے رکھا۔ منچن آباد کے مولانا غلام قادر صاحبؒ کی دینی خدمات اس ضلع میں ناقابل فراموش ہیں یہ عظیم روحانی پیشوا حضرت مولانا محمد شریف صاحب وٹو نائب امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے والد ماجد تھے۔ انہوں نے اس خطہ میں اسلام کی سربلندی و برتری کے لیے تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، تحریک شدھی اور ترکی کی امداد کے سلسلہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ فرنگی کے مقابلہ میں سینہ سپر رہے۔ تین ہزار ہندوؤں نے مولانا کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ آپ نے چالیس دینی درس گاہیں قائم کیں۔

حضرت مولانا اللہ بخش صاحب خلیفۂ مجاز حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے بہاولنگر کے علاقہ میں روحانی تربیت کے لیے خانقاہی سلسلہ شروع فرما کر ہزاروں گم گشتگانِ راہِ ہدایت کو ایمان و ایقان کے نور سے مستفید فرمایا۔

حضرت مولانا روشن دینؒ اس علاقے کے عظیم مناظر و خطیب تھے جنہوں نے تمام عمر اسلام کی وکالت و حمایت میں بسر کی۔

حضرت مولانا جمال الدین صاحبؒ فاضل مدرسہ عبدالرب دہلی نے بھی سرزمینِ بہاولنگر پر انمٹ نقوش ثبت کیے۔ مولانا محمد امیر صاحبؒ فاضل دیوبند ۱۹۵۶ء میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر منتخب ہوئے۔ مولانا محمد امیر صاحبؒ نے بھی تحریک خلافت، تحریکِ ترک موالات، تحریک شدھی، اور تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا۔ آپ کو پچیس سال قید کی سزا دی گئی تحریکِ خلافت کے دوران آپ دو برس تک فیروزپور جیل میں رہے۔

حضرت مولانا بدر عالم مہاجر مدنیؒ مصنف ترجمان السنۃ نے بہاولنگر میں سلسلۂ تدریس قائم کر کے اسلامی اقدار کی بحالی کا اہم فریضہ انجام دیا۔ یہ ان مشائخ و علماء ہی کی محنت کا ثمرہ ہے کہ آج بھی اس علاقے میں جگہ جگہ مساجد، مدارس اور دینی تربیت کے ادارے پلتے جاتے۔ اس دورِ پرفتن میں بھی یہاں کے عوام و خواص علماء و مشائخ کی خاک کفش کو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور سمجھتے ہیں۔

بہاولنگر کے عوام کی علماء و مشائخ سے عقیدت و احترام کی ایک جھلک امیر مرکزیہ حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ کے دورہ ضلع بہاولنگر کے موقع پر دیکھنے میں آئی۔

جب حضرت امیر مرکزیہ مدظلہٗ کے دورہ بہاولنگر کا مکمل پروگرام شائع ہوا تو پورے علاقے میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بہاولنگر کے مختلف شہروں، قصبوں اور بستیوں میں حضرت کے استقبال کی تیاریاں کی جانے لگیں۔ ہر طرف حضرت کی تشریف آوری کا غلغلہ بلند تھا اور سرزمین بہاولنگر ہر لحظہ دیدہ و دل فرشِ راہ کیے ہوئے تھی۔

بالآخر وہ ساعت سعید آ پہنچی جب حضرت درخواستی مدظلہ نے دورے کا آغاز فرمایا۔ حضرت ۲۳ نومبر کو بہاول پور تشریف لائے تو راقم الحروف حضرت کی خدمت میں بہاولپور حاضر ہوا۔ تقریباً ۱۲ بجے حضرت پروانوں کے جلو میں بہاول پور سے حاصل پور کے لیے روانہ ہوئے۔

حاصل پور ۲۳/۱۱/۷۵ کو ۲ بجے دن حضرت حاصل پور پہونچے۔ حاصل پور کے مسلمانوں کا جوش و خروش نے عجیب سماں پیدا کر دیا تھا۔ جمعیۃ کے نوجوان کارکن حضرتِ امیر کے استقبال کے لیے والہانہ طور پر آئے بہت سے نوجوان سوزوکیوں اور سکوٹروں پر سوار تھے۔ ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں حضرت شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ جلوس کے شرکاء فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ حضرت درخواستی زندہ باد، مرشد درخواستی زندہ باد، مفتی محمود زندہ باد، نظام شریعت زندہ باد۔ حضرتِ درخواستی ڈاکٹر محمد شریف کی رہائش گاہ پر پہونچے۔ بعد نمازِ عصر دفتر جمعیۃ حاصل پور سے کارکنوں سے خطاب کیا۔ بعد نمازِ عشاء آپ نے درسِ حدیث دیتے ہوئے ملکی حالات پر روشنی ڈالی۔

۲۶/۱۱/۷۵ کو بعد نماز فجر بصورتِ کارواں درسِ قرآن کے بعد ضلع بہاولنگر کے لیے روانہ ہوئے۔

بخشن خان: ۹ بجے یہ کاروان بخشن خان تحصیل چشتیاں پہونچا تو لوگ کثیر تعداد میں بس سٹاپ پر موجود تھے۔ جونہی حضرت کی گاڑی پر نظر پڑی فضا نعرۂ ہائے تکبیر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی یہ جلوس بخشن خان کی جامع مسجد میں اختتام پذیر ہوا۔ مسجد میں حضرت کی آمد کی خبر سنتے ہی لوگ اپنے

مشاغل ترک کر کے مسجد کی طرف چلے آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کے صحن میں عوام کے ٹھٹھ لگ گئے۔ ہر شخص حضرت کے دیدار کا متلاشی تھا۔ مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر مرکزیہ کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جمعیۃ طلبار اسلام پنجاب کے نائب صدر جناب ندیم اقبال اور راقم الحروف نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضرت درخواستی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں اس ملک میں گلشنِ اسلام کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں تمہارے سے عہد لینا چاہتا ہوں کہ اگر اسلام کے گل ہر سبد کی حفاظت کے لیے جمعیۃ علمار اسلام تحریک چلائے تو تم ساتھ دو گے؟ عوام نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ حضرت کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

چشتیاں: بخشن خان کے حضرت مدظلہ چشتیاں کے لیے روانہ ہوئے۔ عوام کا بے پناہ ہجوم آپ کے ہمراہ تھا۔ جب یہ کاروان حریت و صداقت چشتیاں کی حدود میں آیا تو اچانک جم غفیر پر نظر پڑی جو شہر سے پانچ میل دور حضرت امیر کے لیے جمع تھا۔ جمعیۃ علمار اسلام کے پُرجوش نوجوان سکوٹر، سوزوکیاں اور کاریں لے کر یہاں حضرت کی آمد کے منتظر تھے۔ حضرت بہت بڑے جلوس کے ساتھ چشتیاں شہر میں داخل ہوئے ہر طرف جمعیۃ کے پرچم لہرا رہے تھے۔ فلک شگاف نعروں سے فضا میں ارتعاش تھا اور دفعہ ۱۴۴ ایک طرف سہمی سہمی کھڑی یہ منظر دزدیدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ راستہ میں جلوس نے حاجی شیر محمد صاحب امیر جمعیۃ علمار اسلام چشتیاں کی کائن فیکٹری پہ رکا۔ حضرت کی دعار خیر کے بعد جلوس منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ مین بازار سے گذر کر جلوس جامع مسجد میں پہونچ گیا اور وہاں اختتام پذیر ہو گیا۔

حضرت مدظلہ نے مسجد سے ملحق مدرسہ اشاعت العلوم میں کارکنوں سے خطاب فرمایا آپ نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ مکمل اتحاد و اخوت سے جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

نماز ظہر کے بعد دو بجے جماعتی کارکنوں کا ایک خصوصی اجتماع ہوا جس میں جمعیۃ سے متعلق تجار، وکلار علمار اور طلبار نے شرکت کی۔ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد شریف صاحب وٹو نے جماعتی پروگرام اور دستور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حضرت امیر محترم نے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جمعیۃ علمار اسلام اس ملک میں اسلامی نظام کے لیے کوشش کر رہی ہے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ جمعیۃ سے تعاون کریں اور اسلام کی برتری کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیں۔

رات کو بعد نمازِ عشار جامع مسجد کے وسیع و عریض صحن میں جلسۂ عام ہوا جس کی صدارت کے فرائض امیر شہر حاجی شیر محمد صاحب نے انجام دیے۔ سٹیج سیکرٹری مولانا حکیم محمد شریف صاحب اشرف تھے۔ قاری محمد ایوب صاحب کی تلاوت کے بعد حافظ محمد شریف منچن آبادی نے نعت پیش کی۔ حضرت مدظلہ کی تقریر سے قبل جناب ندیم اقبال اعوان، مولانا محمد رفیق منچن آبادی اور راقم الحروف نے مختصر خطاب کیا۔

حضرت اسٹیج پر تشریف لائے۔ عوام نے نعرے بلند کیے۔ حضرت نے خطبۂ مسنونہ شروع کیا تو مجمع گوش بر آواز تھا۔ آپ نے فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں علمار کو سیاست نہیں آتی۔ میں کہتا ہوں علمار کو تم سے زیادہ سیاست آتی ہے۔ آپ نے گرج کر کہا: میں وزیر اعظم پاکستان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ خود اور اس کے تمام حوارین آئیں اور میرے سامنے سورۂ فاتحہ کی سیاسی حکمتیں بیان کریں۔ میں ان کے سر پر دستار باندھنے کے لیے تیار ہوں، ورنہ میں بیان کرتا ہوں کہ سورہ فاتحہ میں کیا کیا سیاسی رموز پنہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ علمار کو شیطانی سیاست نہیں آتی، یہ رحمانی سیاست جانتے ہیں: آپ نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ اس ملک میں رحمانی سیاست آئے اور شیطانی سیاست ختم ہو؟ عوام نے پُر جوش نعروں کی گونج میں بیک زبان کہا: ہم چاہتے ہیں۔

لوگوں نے بیعت کے لیے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا میں رسمی بیعت کا قائل نہیں ہوں میرے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کرو۔ تمام لوگ رضا مند ہو گئے اور آپ نے لوگوں کو قبلہ رُخ کر کے بیعتِ جہاد لی۔

۲۵/۱۱/۵ کو ظہر کے بعد حضرت نے درس قرآن دیا اور جو لوگ بیعت کے لیے اصرار کر رہے تھے انہیں بیعت کیا۔

ڈاہرانوالہ

۲۵/۱۱/۵ کو حضرت مدظلہ کا ڈاہرانوالہ پروگرام تھا۔ حضرت کے ڈاہرانوالہ تشریف لے جانے سے قبل مولانا محمد یوسف۔ مولانا محمد رفیق مولانا محمد اسلم شاکر۔ حافظ محمد شریف اور راقم الحروف پر مشتمل ایک وفد حضرت کے پروگرام کی تیاریوں کا جائزہ لینے کی غرض سے ڈاہرانوالہ پہنچ گیا۔ اس وفد کی قیادت مولانا محمد یوسف کر رہے تھے۔

یہاں حضرت پہلی مرتبہ تشریف لاتے ہیں تقریباً ۹ بجے گاڑیوں کے جلوس کی شکل میں حضرت ڈاہرانوالہ پہنچ گئے۔ یہاں کے عوام نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ غلہ منڈی کی جامع مسجد میں جلسۂ عام ہوا حضرت سے قبل جناب ندیم اقبال اعوان مولانا محمد رفیق صاحب اور راقم الحروف نے تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت نے خطاب فرمایا اور ایک دینی درس گاہ کی بنیاد رکھی چک ۴۶/ر یہ چک برلب سڑک ہارون آباد کے قریب واقع ہے۔ اس گاؤں کے قرب و جوار سے سینکڑوں لوگ حضرت کی زیارت کے لیے آئے۔ ہمارے وفد کی گاڑی جونہی چک ۴۶/ر پہنچی عوام نے نعرے لگانا شروع کر دیے۔ حضرت کی آمد سے قبل

جلسہ شروع ہو چکا تھا۔ حافظ محمد اشرف نے نعت پڑھی۔ مولانا محمد اسلم صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ حضرت امیر مرکزیہ جلوس کی شکل میں تشریف لائے اور فوراً ہی اسٹیج پر پہنچ گئے۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا تم نے روٹی کپڑا اور مکان کو ووٹ دیے خدا تم سے ناراض ہو گیا ہے اب بھی وقت ہے۔ خدا کو منانے کا۔ لوگوں پر عجیب سماں تھا۔ لوگوں نے نعروں کی گونج میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔

فقیروالی

۱۲ بجے دوپہر کو ہمارا وفد فقیروالی کے لیے روانہ ہوا۔ ۱۲½ بجے فقیروالی پہنچے۔ علاقہ بھر کے مسلمان کثرت سے موجود تھے۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں صبح ۹ بجے سے ہی اپنے اپنے علاقوں سے امیر مرکزیہ کے استقبال کے لیے جمع ہو رہے ہیں۔ فقیروالی مدرسہ قاسم العلوم سے باہر باب درخواستی بنا ہوا تھا لوگ کثیر تعداد میں جمعیت کے پرچم ہاتھوں میں لیے کھڑے تھے۔ ہمارے وفد کے پہنچنے پر لوگوں نے نعرے لگائے اور مطمئن ہوئے ایک بجے حضرت امیر کا قافلہ جلوس کی صورت میں فقیروالی پہنچ گیا۔ لوگوں نے بڑی شان و شوکت سے اپنے امیر کا استقبال کیا۔

مولانا فضل محمد صاحب نے آگے بڑھ کر حضرت کو ہار پیش کیے اور حضرت نے فوراً خصوصی اجلاس سے خطاب شروع فرمایا۔ بعد ازاں نماز ظہر مدرسہ قاسم العلوم کی جامع مسجد میں جلسۂ عام تھا جس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ولی محمد صاحب نے انجام دیے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے فرمایا اور حافظ محمد شریف صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اپنے خیالات نظم کی شکل میں سناتے اور ندیم اقبال صاحب اعوان نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت درخواستی تشریف لائے خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت نے فرمایا کہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ ملک میں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے اس ملک کی سالمیت کو اگر کوئی چیز برقرار رکھ سکتی ہے تو وہ نظام شریعت کا نفاذ ہے۔ نظام شریعت کے نفاذ کے لیے جمعیت کوشش کر رہی ہے آپ نے پوچھا تم چاہتے ہو کہ اس ملک میں نظام شریعت کو عملی طور پر نافذ کیا جائے تو لوگوں نے عقیدت کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا اور نعرے لگائے۔ آخر میں حضرت نے مولانا محمد قاسم صاحب نائب امیر ضلع بہاول نگر کو شمس الدین کا لقب عطا فرمایا۔

فورٹ عباس

۳ بجے ہمارا وفد فورٹ عباس کے لیے روانہ ہو گیا۔ وفد جب فورٹ عباس سے چار میل باہر پہنچا تو آگے سڑکوں پر جمعیت کے پرچم لہرا رہے تھے وفد نے انتظامات کا جائزہ لیا اور ہدایات دے ہی رہے تھے کہ امیر مرکزیہ کا قافلہ جلوس کی شکل میں فورٹ عباس کی طرف آتا ہوا نظر آیا تمام اراکین جمعیۃ نے اپنے امیر کا شاندار خیر مقدم کیا اور تمام گاڑیاں جلوس کی شکل میں شہر کی طرف روانہ ہوئیں۔ جب جلوس شہر کی حدود میں داخل ہوا تو بس اسٹینڈ کے نزدیک ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے اور باب درخواستی بنا رکھا تھا۔ لوگوں نے جونہی جلوس کو آتے دیکھا تو نعروں سے فضا گونج اٹھی عوام نے گھیرے میں حضرت کی کار کو لے لیا جب شہر کے بین بازار میں جلوس گزر رہا تھا۔ فورٹ عباس کے دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانوں پر کھڑے ہو کر حضرت کا استقبال کر رہے تھے۔ یہاں کے لوگوں میں انتہائی عقیدت ہے۔ اس لیے کہ فورٹ عباس پاکستان میں ایک ایسا علاقہ ہے، جہاں حضرت امیر اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ تشریف لاتے ہیں، اور اس علاقے کے لوگوں کی دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا جامع مسجد کے قریب درس گاہ میں جا کر جلوس کا اختتام ہوا اور بعد نماز عصر خصوصی اجتماع سے حضرت نے خطاب کرتے ہوئے فورٹ عباس کے معززین کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی جسے لوگوں نے خوشی سے قبول فرمایا۔ بعد از نماز عشا فورٹ عباس کی جامع مسجد میں چوہدری محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام فورٹ عباس کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ مولانا حافظ رشید احمد صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کیے۔ طالب علم راہنما جناب حسن علوی ندیم اقبال اعوان (راقم الحروف) اور مولانا محمد رفیق صاحب نے خطاب کیا۔ حضرت امیر تشریف لائے۔ ..... خطبۂ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا کہ جو ملک اسلامی نظام کے قیام کے لیے حاصل کیا گیا تھا۔ آج اس ملک میں سوشلزم کمیونزم کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ آپ نے بڑے زوردار انداز میں فرمایا کہ ہم اس ملک میں اسلامی نظام کے سوا کوئی نظام نہیں چلنے دیں گے۔ اور فرمایا کہ ہم غلامانِ محمد ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ہم سے نہ الجھیں۔ آپ نے عوام سے وعدہ لیا کہ تم جمعیۃ کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو تو لوگوں نے نعروں کی گونج میں ہاتھ اٹھا کر وعدہ فرمایا ۵/۱۱/۷۶ کو نماز فجر کے بعد فورٹ عباس کی جامع مسجد میں درس قرآن دیا۔ درس کے بعد مدرسہ سراج العلوم میں دعائے خیر کرنے کے لیے حضرت مدرسہ میں تشریف لے گئے وہاں حضرت نے مختصر سا خطاب فرمایا اور لوگوں سے بیعت لی ۶/۱۱/۷۶ کو ہمارا وفد ٹبہ عالمگیر کے لیے روانہ ہوا وہاں حضرت صوفی عبدالوحید صاحب کی دعوت پر تشریف لے گئے اور مختصر سا خطاب فرمایا اور دعائے خیر کی اور جناب محمد عالم صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

چک م۷۹

وفد چک م۷۹ کو روانہ ہوا گیارہ بجے قافلہ بنگلہ میانوالی پہنچا تو لوگ ٹرالیوں پر حضرت کے استقبال کے لیے جمع تھے۔ ہمارا وفد جب چک م۷۹ میں پہنچا تو ہزاروں لوگ اپنے گاؤں کے باہر باب درخواستی بنا کر مولانا قطب الدین صاحب کی قیادت میں کھڑے تھے اور پرچم نبوی لہرا رہے تھے۔ وفد نے جامع مسجد میں جلسہ شروع کرایا حافظ محمد شریف صاحب کی تلاوت قرآن اور نظم سے جلسہ کا آغاز ہوا اور (راقم الحروف) نے اپنے خیالات کا اظہار

گیا اور حضرت کا قافلہ گاؤں میں پہنچا۔ لوگوں نے حضرت کی کار کو جلوس کی شکل میں آتا دیکھا تو نعروں سے گاؤں کی فضا گونج اٹھی۔ ندیم اقبال نے خطاب کیا اور حضرت امیر نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ یہ میرے ہاتھ میں جو قرآن ہے یہ باغ محمدی ہے اس کو پاکستان میں اجاڑا جا رہا ہے۔ تم اس کی آبیاری کے لیے جمعیۃ کا ساتھ دو گے تو لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ فرمایا نماز ظہر کے بعد حضرت نے دفتر جمعیۃ میں دعا فرمائی اور یہ تمام قافلہ اب جلوس کی شکل میں ہارون آباد کے لیے روانہ ہوا۔

ہارون آباد

چار بجے شام یہ قافلہ ہارون آباد پہنچا تو لوگ انتظار میں بے چین تھے عوام نے گاڑیوں کو دیکھتے ہی نعرے لگانے شروع کر دیے اور قیام گاہ تک پہنچے بعد از نماز عصر خصوصی اجتماع ہوا جس میں مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر مرکزیہ نے جماعتی پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ ہی ایک ایسی منظم جماعت ہے جو ملک بھر کے چاروں صوبوں میں یکساں مقبولیت رکھتی ہے اس لیے پاکستان کے عوام کی صحیح نمائندگی جمعیۃ ہی کو حاصل ہے اور یہی ملک میں اسلامی انقلاب لا سکتی ہے حضرت امیر مرکزیہ نے خصوصی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ سواد اعظم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواد اعظم وہ ہے جو حق پر ہو اگرچہ تعداد کے اعتبار سے ایک آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ رات کو بلدیہ پارک ہارون آباد میں حاجی محمد یوسف صاحب آڑھتی کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالجبار صاحب کے فرزند ارجمند مولانا محمد اشرف صاحب نے انجام دیے۔ قاری غلام سرور صاحب کی تلاوت کے بعد راقم الحروف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اقتدار بدلتا رہا، لیکن اقتدار بدلنے سے اس ملک میں نظام شریعت نہیں آسکتا کیونکہ اگر ناظم الدین، محمد علی، سکندر مرزا۔ ایوب خان یحییٰ خاں اور بھٹو بر سر اقتدار آئے ان سے اسلام نہیں آسکتا۔ اس لیے یہ تمام کا تمام فرنگیانہ ذہن ہے اب جمعیۃ علماء اسلام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اس ملک میں اقتدار نہیں فرنگی ذہن بدل کر دم لیں گے جب تک یہ ذہن نہیں بدلتا ہماری جنگ جاری رہے گی۔ اور اس ذہن کو بدلنے کے لیے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں حضرت امیر اسی اثنا میں اسٹیج پر تشریف لائے تو فضا نعروں سے گونج اٹھی۔

حضرت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ آج اس ملک میں شعائر اسلام کی توہین کی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پھر اسلام بیت اللہ کے متعلق خانہ خدا اور اب اللہ اکبر کے نام سے فلمیں اس میں بنا کر ان کی توہین کی جا رہی ہے آپ نے فرمایا کہ بھٹو اگر تم نے ان حرکات نازیبا کی طرف توجہ نہ دی تو یہ ملک تباہ ہو جائے گا۔

حضرت نے احتجاج کیا کہ ان فلموں کو فوراً بند کیا جائے۔ آپ نے قومی اسمبلی کے اندر جو علماء کی توہین کی گئی ہے اس کی مذمت فرمائی۔

آخر میں آپ نے عوام کے مجمع سے عہد لیا کہ اس ملک میں نظام شریعت نافذ کرنے کے لیے جمعیت کا ساتھ دو گے؟ تو لوگوں نے نعروں کی گونج میں ہاتھ اٹھا کر عہد کیا۔

۵/۲۷ کو نماز فجر کے بعد حضرت نے تقویٰ مسجد میں درس قرآن مجید دیا۔ بعد ازاں مدرسہ اشرف المدارس میں دعائے خیر کی اور مسجد کی بنیاد رکھی۔

۵/۲۷ کو صبح نو بجے ہمارا وفد جو کہ (راقم الحروف) حاجی محمد یٰسین صاحب، مولانا محمد اسلم صاحب شاکر، حافظ محمد شریف اور طالب علم رہنما خلیل اعوان پر مشتمل تھا۔

ڈونگہ بونگا ڈونگہ بونگہ

½ ۹ بجے یہ وفد حاجی محمد یٰسین صاحب کی قیادت میں ڈونگہ بونگہ پہونچا تو لوگ بس اسٹاپ پر منتظر تھے۔ وفد کی گاڑی دیکھتے ہی لوگوں نے نعرے لگانے شروع کر دیے۔ وفد نے ڈونگہ بونگہ کی جامع مسجد میں جا کر جلسہ کا آغاز کیا۔ حافظ محمد شریف صاحب نے بڑے اچھے انداز میں کثیر نظمیں پیش کیں۔ مولانا محمد اسلم شاکر نے مخصوص انداز میں نظم جو کہ پنجابی میں (ننھو) کے نام سے مشہور ہے پڑھی۔ اور (راقم الحروف) نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

حضرت امیر کی گاڑی جلوس کی شکل میں گیارہ بجے ڈونگہ بونگہ پہونچی تو لوگوں نے نعروں سے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ تمام شہر کے مسلمان چند لمحوں میں جامع مسجد میں پہونچ گئے۔ حضرت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد لوگوں سے وعدہ لیا اور مولانا سعید احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری سے مجمع عام میں وعدہ لیا جس پر مولانا سعید احمد صاحب نے عہد فرمایا تو لوگوں نے نعروں سے خوشی کا اظہار فرمایا۔

بہاول نگر

۱۲ بجے یہ قافلہ جلوس کی صورت میں بہاولنگر کی طرف بڑھا تو جمعیۃ کے ارکان شہر سے آٹھ میل دور پہونچے ہوئے تھے۔ جونہی حضرت کی کار دیکھی تو تمام گاڑیوں نے جلوس کی شکل میں چلنا شروع کر دیا ایک بجے یہ قافلہ بہاولنگر شہر میں داخل ہوا تو ہزاروں کی تعداد میں موجود لوگوں نے حضرت کی کار کو گھیرے میں لے لیا اور نعرے لگاتے ہوئے جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا، اور شہر کی بڑی بڑی شاہراہوں سے ہوتا ہوا میاں محمد شفیع صاحب کی اقامت گاہ پر پہونچا۔

باقی آئندہ

بجلی کا ہر قسم کا سامان
وائرنگ اور ٹیسٹ رپورٹ
کیلیے
ہماری خدمات حاصل کریں
بیاہ شادی اور دیگر تقریبات کے مواقع
پر بجلی کی ڈیکوریشن بھی آپ ہم سے
کرائیے
قریشی الیکٹرک سنٹر اینڈ جنرل سٹور
چوک بُخ ادی کھروڑ پکا

محب وطن طلبا متحدہ حزب اختلاف کی عوامی تحریک کا ساتھ دیں گے

یوم سیاہ کے موقع پر قائد طلبا جناب محمد اسلوب قریشی کا اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے یوم سیاہ کے موقع پر مرکزی دفتر میں طلباء سے خطاب کرتے ہوتے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے طلباء ملکی سالمیت کے تحفظ کی خاطر ہر قربانی دیں گے۔ موجودہ حکومت کی ناکام خارجہ اور داخلہ پالیسی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوتے کہا کہ ملک میں غنڈہ گردی، اور مہنگائی میں شدت اور لاتعداد بدعنوانیوں کی بنا پر پاکستان کے نوجوان طلباء حکومت وقت سے تنگ آچکے ہیں۔ اور ہم ہر اس تحریک میں متحدہ حزب اختلاف کے شانہ بشانہ ہوں گے جو پاکستان اور اسلام کے تحفظ کے لیے چلائی جائیگی۔

اور صوبہ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان کے متعدد شہروں میں جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے یوم سیاہ کے موقع پر مختلف پروگرام مرتب کیے۔ سیاہ پٹیاں باندھیں۔ جلسے کیے جلوس نکالے اور اخباری بیانات جاری کیے۔

مجلس عاملہ صوبہ سندھ

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۶ دسمبر ۱۹۷۵ء کو میمن مسجد سکھر میں منعقد ہوا جس کی صدارت صوبائی صدر جناب سید عبدالغفور شاہ نے کی

اس اجلاس میں

جناب عبدالسمیع : نائب صدر: سندھ

جناب شیخ محمد اقبال : ناظم عمومی : سندھ

جناب بشیر احمد قریشی : ناظم : سندھ

اور جناب فضل اللّٰہ سیٹھا خازن : سندھ

نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر صوبہ سندھ کی طرف سے مرکزی مجلس عمومی کے لیے اراکین منتخب کیے گئے۔ منتخب ارکان کی یہ فہرست چیف الیکشن کمشنر جناب سیّد قطب علی شاہ کی منظوری کے بعد اسسٹنٹ چیف الیکشن کمشنر جناب محمد اشرف عاطف کو مرکزی دفتر لاہور بھیج دی گئی ہے۔

قائد جمعیۃ کے بھائی خلیفہ محمد صاحب کا انتقال

حکیم رشید احمد اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی بھی چل بسے

گزشتہ دنوں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت خلیفہ محمد صاحب طویل علالت کے بعد اللّٰہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون خلیفہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی سید مطلوب علی زیدی جناب میاں محمد عارف۔ سید عبدالغفور شاہ۔ حسین احمد۔ رانا نشتشاد علی خاں اور حافظ محمد طاہر نے مشترکہ بیان میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

ابھی یہ صدمہ ہی کیا کم تھا کہ حضرت لاہوری کے چھوٹے بھائی حکیم رشید احمد صاحب کی رحلت کی خبر سنی اور ساتھ ہی راولپنڈی کے عظیم عالم دین اور عظیم مجاہد مولانا محمد یوسف بھی سفر آخرت کر گئے۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں صوبائی عہدیداروں نے ہر تین سانحات پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے اجلاس میں مرکزی و صوبائی عہدیداروں نے حضرت مفتی صاحب اور باقی پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ اور مرحومین کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی۔

صوبائی ناظم عمومی کا تنظیمی دورہ

حافظ محمد طاہر ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب نے ایک ہفتے کا دورہ مکمل کر لیا ہے اس دوران انھوں نے ضلع رحیم یار خاں۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں ضلع ملتان ضلع ساہیوال اور ضلع شیخوپورہ کے مختلف مقامات کا تنظیمی دورہ۔ مختلف مقامات پر طلباء کے اجتماعات سے خطاب کیا اور مختلف کالجوں میں منتخب ہونے والے جمعیۃ طلباء اسلام کے نمائندگان سے خصوصی ملاقاتیں اور ان کے فرائض سے آگاہ کیا گیا۔ انھوں نے تنظیمی کام کو تیز تر کرنے کی ہدایت کی۔

صوبہ پنجاب کے سالانہ آمد و خرچ کا گوشوارہ

صوبائی خازن جناب عبد الرؤف نے پنجاب کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کر دیا

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۱۹؍ دسمبر کو صوبائی صدر جناب رانا شمشاد علی خاں کی صدارت میں صوبائی دفتر لاہور میں منعقد ہوا جس میں مرکزی مجلس عمومی کے لیے پنجاب سے ارکان کا انتخاب ہوا۔ اس سلسلے میں متفقہ رائے سے پنجاب بھر سے صوبائی عہدے داروں سمیت ۶۵ ارکان کی فہرست کو آخری شکل دے دی گئی ہے فہرست پر دستخط کرنے والوں میں جناب رانا شمشاد علی خاں صوبائی صدر۔ جناب محمد اشرف عاطف صوبائی نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان صوبائی نائب صدر۔ جناب حافظ محمد طاہر صاحب صوبائی ناظم عمومی جناب محمد اقبال شروانی صوبائی ناظم صوبائی خازن عبدالرؤف ربانی اور صوبائی ناظم نشر و اشاعت جناب محمد یوسف ولی اللّٰہی شامل ہیں۔

۲۔ صوبائی خازن جناب عبدالرؤف ربانی نے اپنے سیشن کے پہلے سال کی آمدن و خرچ کا گوشوارہ بھی پیش کیا جسے منظور کر لیا گیا۔ پیشِ قارئین ہے۔

۳۔ طے پایا کہ صوبائی مجلسِ عاملہ کا آئندہ اجلاس ۱۸؍ جنوری ۱۹۷۶ء کو لاہور میں ہوگا۔ جس میں پنجاب میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تنظیم نو اور آئندہ لائحہ عمل طے کیا جاتے گا۔

۴۔ جھنگ کی تنظیمی نوعیت کا جائزہ لینے کے لیے حافظ محمد طاہر اور جناب عبدالرؤف ربانی پر مشتمل ایک کمیٹی ترتیب دی گئی جو جھنگ کا دورہ کرے گی۔ اور اس کی رپورٹ صوبائی صدر کو پیش کرے گی۔

گوشوارہ آمدن و خرچ جنوری تا اگست ۱۹۷۵ء جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

تفصیل آمدہ رقوم		تفصیل اخراجات	
جنوری ۷۵ء	۰۰ — ۷۵ روپے	اخراجات بسلسلہ تنظیمی دورہ جات :	۴۲ – ۸۸۲ روپے
فروری	۰۰ — ۳۱ 〃	〃 دورہ جات برائے فراہمی فنڈ :	۰۰ – ۳۴۲ 〃
مارچ	۰۰ — ۵۰ 〃	〃 شعبہ نشر و اشاعت :	۵۰ – ۱۰۴ 〃
اپریل	۰۰ — ۱۰۰ 〃	〃 ڈاک :	۵۰ – ۳۳ 〃
مئی	۰۰ — ۱۸۰ 〃	〃 دفتری ریکارڈ	۰۰ – ۲۰ 〃
جون	۰۰ — ۹۰ 〃	〃 تربیتی اجلاس لاہور و مری	۵۹ – ۶۷۸ 〃
جولائی	۰۰ — ۶۱۲ 〃	〃 امداد مرکز	۰۰ – ۱۷۰۰ 〃
اگست	۲۲۲۵ 〃		
		کل اخراجات :	۰۱ – ۳۷۶۱
کل میزان	۳۵۳۳		

خسارہ : ۲۲۸۰۰۱ روپے

صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ۱۸ ضلعی کنونشنز کی آمدنی و اخراجات اس کے علاوہ ہیں جو کسی دوسری اشاعت میں شامل کر دیے جائیں گے۔

صوبائی صدر کا دورہ میانوالی

صوبائی صدر جناب رانا شمشاد علی خاں نے میانوالی کا دورہ مکمل کر لیا ہے وہ اس دوران۔ بھکر، کلور کوٹ۔ خانقاہ سراجیہ گئے۔ کلور کوٹ۔ خانقاہ سراجیہ میں کارکنوں سے خطاب کیا اور تنظیمی کام کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی ہدایت کی۔ انھوں نے ضلعی عہدیداروں کو تعطیلات سرما میں اپنے اپنے ضلعوں میں دورہ کرنے کی ہدایت کی۔

دورہ کے دوران آپ کے ہمراہ ضلعی صدر جناب صاحبزادہ عزیز احمد صاحب اور ضلعی جنرل سیکرٹری رانا منیر اقبال بھی تھے۔ رانا صاحب نے ہرنولی میں رانا محمد سلیم کو جمعیۃ طلباء اسلام ہرنولی (میانوالی) کا ناظم نامزد کیا ہے۔

ضمانت کی توثیق

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان کی ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بہاولپور نے کر دی ہے۔

ضروری ہدایت

جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام ڈاک جمعیۃ طلباء کے مرکزی دفتر ۵۱ میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کریں۔

دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر ارسال نہ کریں۔

غرناطہ ریسٹوران ایرکنڈیشنڈ جہلم
عمدہ ماحول
عمدہ سروس

ترتیب: قمر ھاشمی

عوام کو رُکن سازی میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے

جمعیۃ عوام کے لیے عملی جد و جہد کر رہی ہے: قائدِ جمعیۃ۔

جمعیۃ علماءِ اسلام صوبہ سندھ

مفتی صاحب جب لاہور سے بذریعہ طیارہ کراچی ایرپورٹ پر پہنچے تو عوام نے قائد حزب اختلاف مفتی محمود زندہ باد مفکر اسلام زندہ باد کے نعروں سے شاندار استقبال کیا مفتی صاحب نے ائیرپورٹ پر آنے والوں سے خطاب کیا اور عوام اور جمعیۃ کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ موجودہ حکومت کے خلاف عوام اُٹھ چکے ہیں۔ اتنی کثیر تعداد عوام کی اس بات کی دلیل ہے کہ عوام موجودہ آمرانہ نظام کے خلاف ہیں۔ رات کو مفتی صاحب نے جامعہ ربانیہ ناظم آباد میں مولانا ایوب جان بنوری کی صدارت میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا اور جمعہ کی نماز پرانا مظفر آباد کالونی لانڈھی جامع مسجد گلزار مدینہ میں پڑھائی مفتی صاحب نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملوں میں تالہ بندیوں چھانٹیوں پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوتے فرمایا کہ غریبوں کے نام پہ برسراقتدار آنے والے حکمرانوں نے عوام کو مشکلات کا شکار بنا دیا ہے۔ بیروزگاری زوروں پر ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ رات کو مہاجر کیمپ میں صوفی عبدالمنان کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نظام شریعت کے نفاذ کے لیے جدوجہد تیز تر کر رہی ہے۔ عوام کو ممبر سازی میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم عوام کے سروں کا سودا کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم عوام کے حقوق کی جنگ اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک عوام کو حقوق حاصل نہیں ہو جاتے۔ اس کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کا ہر فرد جان و مال کی بازی لگا دے گا۔ مگر آمریت کے سامنے سر نہیں جھکائے گا۔ مفتی صاحب نے قاری شیر افضل خان کی دعوت پر دفتر جمعیۃ علماء اسلام نشتر بستی کا معائنہ کیا۔ مفتی صاحب نے اہلِ محلہ کے ساتھ تھوڑی دیر بات چیت کی؛ مفتی صاحب نے دفتر اور علاقہ کے لوگوں کی ترقی کے لیے دعا فرمائی علاقے کے لوگوں نے مفتی صاحب کی آمد پر شاندار استقبال کیا مفتی محمود زندہ باد آمریت مردہ باد کے نعروں سے استقبال کیا۔ مفتی صاحب نے دفتر کے معائنہ اور لائبریری کے قیام پر خوشی کا اظہار فرمایا اور قاری شیر افضل خان کو ہدایت کی کہ کراچی کے علاقائی مسائل کے لیے پمفلٹ وغیرہ شائع کروایا کریں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ جمعیۃ بھی عوام کے حقوق سے حکمران طبقہ کو آگاہ رکھتی ہے اور عوام کے لیے جدوجہد عملاً کر رہی ہے۔ مفتی محمود کا حج بیت اللہ سے واپسی ۲۷ دسمبر کو شام تین بجے کراچی ایرپورٹ پر تشریف لا رہے ہیں گے۔ تمام جماعتی دوست خیال رکھیں۔

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی

مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دارالحدیث مجلس شوریٰ نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت جناب مولانا میاں ولایت شاہ صاحب کاکاخیل نے کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم کے تعلیمی اور انتظامی شعبوں کی کارگزاری آئندہ عزائم اور منصوبوں اور سال گزشتہ و سال رواں کے بجٹ کی تشریح پر ایک مبسوط رپورٹ پیش کی آپ نے فرمایا کہ پچھلے سال ۹۴ھ میں دارالعلوم کو تین لاکھ اکتالیس ہزار نو سو پچاس روپے اناسی پیسے کی آمد ہوئی اور تعلیمی شعبوں پر تین لاکھ آٹھ ہزار پچھتر روپے پچپن پیسے خرچ ہوتے سال رواں کے لیے آپ نے تین لاکھ بیاسی ہزار دو سو نو روپے کا میزانیہ پیش کیا جس میں ایک لاکھ چار ہزار پانچ سو چوالیس روپے ستاسٹھ پیسے کا اگرچہ خسارہ تھا مگر شوریٰ نے توکلاً علی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر بجٹ کی منظوری دے دی ارکان شوریٰ نے بجٹ پر تقریریں کرتے ہوتے دارالعلوم کے لیے تمام شعبوں کے ترقیات پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا اور بعض علمی منصوبوں کے قیام اور بعض منصوبوں کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت مولانا صاحب نے تعمیری ضروریات کے ضمن میں ہاسٹل، دارالتصنیف، کتب خانہ کے فوری تعمیر پر زور دیا۔ اور اہلِ خیر حضرات سے اسی طرف توجہ فرمانے کی اپیل کی۔

پاکستان اور عالم اسلام کے افسوسناک حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایسے حالات میں علم دین اور مدارس عربیہ کی اہمیت اور ضرورت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے انہوں نے کہا کہ معاشرہ کی خرابی اور موجودہ بحرانوں کا بنیادی سبب یہی ہے کہ ہماری جدید تعلیم گاہیں اور نظام تعلیم دینی اور اخلاقی بنیادوں سے یکسر خالی ہے۔ اجلاس کے آخر میں وفات پانے والے ارکان شوریٰ اور دیگر بہت سے معاونین حضرات کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ مجلس شوریٰ نے اساتذہ کے تنخواہوں کا مسئلہ ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا کہ وہ اس پر جلد از جلد غور کرے۔

اطلاع قاری نورالحق صاحب اور محمد یعقوب شیخ کو ایک ماہ کے لیے نظر بند کر دیا گیا تھا۔ بعد رہا کر دیا گیا۔

علامہ ابوالخیر اسدی

جمعیۃ میں شامل ہو گئے

ضلع ملتان کے ممتاز عالم دین مفکر علامہ ابوالخیر اسدی سنے اپنے رفقاء سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

علامہ صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود کے مؤقف اور سیاسی پالیسی پر مجھے بھرپور اعتماد ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام مخدوم رشید نے علامہ صاحب کو امیر منتخب کیا ہے۔ جمعیۃ میں علامہ صاحب کی شمولیت سے ضلع ملتان کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ ان کے رفقاء ہزاروں کی تعداد میں جماعت میں شمولیت اختیار کریں گے۔

ضلع ملتان میں جمعیۃ کے ایک وفد نے درج ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ شتاب گڑھ۔ چک راجو ٹبہ سلطان پور، بستی سحراں۔ مخدوم رشید۔ اسلام پور ایاز آباد مرڑل۔ دینا پور۔ چک ۱۱۔ جلال پور پیر والا بہاول پور۔ کوٹہ پاکر۔ نوراجہ بھٹہ۔ شجاع آباد۔ تلمبہ عبدالحکیم۔ کبیر والا۔ جہانیاں۔ چک ۱۱۳ چک ۱۱۴ ہر جگہ عوام نے تعاون کیا اور رکنیت قبول کی۔

شعبہ تبلیغ کا قیام

قائد جمعیۃ کے حکم کے مطابق صوبہ سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ماتحت ایک شعبہ تبلیغ قائم کیا گیا جس کے کنوینر جناب مولانا گل محمد خالد صاحب مقرر کیے گئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اور معاونین حضرات مولانا خالد صاحب کے ساتھ مکمل اور بھرپور تعاون فرماویں۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ماتحت شعبہ تبلیغ نے رابطہ عوام مہم شروع کر دی ہے۔ امراء اضلاع کی جماعتی شاخوں کی تفصیل ارسال کرنے کے لیے خطوط ارسال کر دیے گئے ہیں۔

کنوینر شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ
اسٹیشن روڈ سکھر۔

ملک میں اسلامی شریعت

نافذ کی جائے۔

رحیم یار خان۔ گزشتہ دنوں بستی درخواست۔ بستی بدر کھاکھی۔ خان بیلہ۔ بستی کوٹ پھٹان۔ ترنڈہ محمد پناہ۔ چک ۲۱/پی تحصیل خان پور۔ بستی نور پور پٹوانی میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسے ہوئے جن میں مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کہروڑوی۔ مولانا محمد لقمان علی پوری۔ مولانا قاری حماد اللہ، مولانا شبیر احمد عثمانی اور جناب عبدالصبور خاں ڈاہر نے خطاب کیا ان مقامات پر خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ رکنیت سازی پر زور دیا گیا۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ ان جلسوں میں مطالبہ کیا گیا کہ کپاس کے نرخ فی من دو صد روپے اور گنا کی قیمت دس روپے فی من مقرر کی جائے۔

کھاد کی قیمت کو بھی کم کیا جائے۔ تاکہ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ جمعیۃ کے تمام احباب نے مالی تعاون بھی کیا اور آئندہ جمعیۃ کے پروگرام شرعی عدالتوں کے فیصلہ کو سراہا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

گزشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا اجلاس جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر نے کی حافظ رشید احمد کی تلاوت کے بعد مولانا محمد فاروق صاحب ناظم انتخابات ضلع جھنگ نے ممبر سازی کے متعلق ہدایات دیں تمام کارکنوں نے ممبر سازی کے بارے میں اپنے اپنے حلقے کی رپورٹ پیش کی جس پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ بعد ازاں درج ذیل تجاویز اور قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا انتخابی اجلاس مورخہ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۷۶ء بروز اتوار ۱۱ بجے دن جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقد ہوگا۔ جس میں گزشتہ سہ سالہ رپورٹ پیش کی جائے گی۔ اور آئندہ تین سال کے لیے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ لہٰذا تمام ابتدائی اراکین سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر شرکت فرماویں۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام

مخدوم رشید ضلع ملتان

امیر : علامہ ابوالخیر اسدی
نائب امیر : حق نواز صاحب
ناظم : حافظ محمد رفیق صاحب
خازن : صوفی غلام رسول زرگر۔
سالار : صوفی عبداللطیف
ناظم نشر و اشاعت : نذیر احمد

پولیس کا وجود قیام امن کے لیے ہے

انتقامی کارروائیوں کے لیے نہیں

حضرو۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور کے امیر مولانا ظہور الحق نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں ایسی بدامنی اور لاقانونیت کی مثال نہیں ملتی جو موجودہ حکومت میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بسوں کے علاوہ گاڑیوں تک کے سفر خطرناک ہو چکے ہیں۔ ڈاکوؤں کے حوصلے اس قدر بڑھے ہوئے ہیں گویا یہاں پر کوئی حکومت ہی نہیں ہے

اس کا تمام تر سبب یہ ہے کہ حکومت انتظامیہ کو قیام امن کی بجائے سیاسی کارروائیوں کے لیے استعمال کر رہی ہے۔

ضلعی انتخاب جمعیۃ علماء اسلام

ضلع نصیر آباد۔

آج یہاں ٹیمپل ڈیرو، ضلع نصیر آباد میں جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس ڈاکٹر محمد حیات مری کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخاب عمل میں آیا۔

امیر : مولانا حضور بخش بلوچ پٹ فیڈر
نائب امیر : مولانا شفیع محمد صاحب بلوچ چھٹ پٹ
جنرل سیکرٹری : ڈاکٹر محمد حیات مری ٹیمپل ڈیرہ
سیکرٹری : جناب ڈاکٹر عبدالمجید لہری ٹیمپل ڈیرہ
ناظم انتخاب : جناب مولانا غلام حسین بلوچ چھٹ پٹ
نائب ناظم : انتخاب جناب مولانا محمد ابراہیم ہیگل سبی جدید
سالار : مولوی اسد اللہ صاحب ٹیمپل ڈیرو
نائب سالار : مولوی شبیر محمد جتوئی ٹیمپل ڈیرو۔
مبلغ : مولانا اللہ بخش بلوچ و مولانا غلام حسین ٹیمپل ڈیرو۔
مشیر امیر : مولانا احسان اللہ صاحب ٹیمپل ڈیرو۔

جمعیتہ علماء اسلام عارفوالہ ضلع ساہیوال

گزشتہ روز حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ساہیوال دفتر جمعیتہ علماء اسلام عارف والا میں تشریف لائے بعد نماز مغرب کارکنان جمعیتہ سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ حالات پر بھرپور تبصرہ فرمایا اور فرمایا کہ جمعیتہ کی رکنیت سازی کی مہم کو تیز تر کر دیا جائے اور کام کو آگے بڑھانے کی تلقین کی۔ بعد میں دفتر جمعیتہ میں تعلیم بالغاں کے مرکز کا افتتاح فرمایا۔

بزم بخاری

زیر صدارت مرزا چغتائی صاحب ایک تقریب بزم بخاری کالا گوجراں منعقد ہوئی جس کی تحریک مولانا محمد شریف صاحب احرار نے پیش کی اور مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کیے گئے۔

سرپرست : حاجی روشن علی صاحب کالا گوجراں
صدر : مولانا محمد شریف صاحب احرار
جنرل سیکرٹری : مرزا ریاض بیگ صاحب
خزانچی : ماسٹر شیخ برکت علی صاحب
پروپیگنڈہ : مرزا چغتائی صاحب

گرفتاریاں

جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور قائمقام جنرل سیکرٹری مولانا حبیب گل ایم۔ پی۔ اے نے ایک مشترکہ بیان میں متحدہ حزب اختلاف کی طرف سے کامیاب یوم سیاہ منانے پر پاکستان کے عوام کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ حکومت کی ہر طرح کی دھاندلیوں کے باوجود عوام نے جس طرح جدوجہد کی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آمریت زوال پذیر ہے۔ ان قائدین نے یوم سیاہ کے موقعہ پر حکومتی انتظامیہ کی طرف سے انتہائی ناروا اور متشددانہ سلوک پر سخت نکتہ چینی کی۔

اس موقعہ پر متعدد لوگوں کی گرفتاری جن میں جمعیتہ علماء اسلام کے قاری نور الحق زاہد الراشدی مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا عبدالوارث چنیوٹی اور حافظ اکرم زاہد اور شیخ محمد یعقوب وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام سب تحصیل کرخ

ضلع خضدار۔ بلوچستان

گزشتہ دنوں مولانا قمر الدین صاحب ناظم ضلع خضدار کی زیر صدارت سب تحصیل کرخ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست : قاری عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ دار القرآن کرخ
امیر : قاری محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ کرخ
نائب امیر : سید پیر محمد صاحب
ناظم : صوفی دوست محمد صاحب دکاندار
نائب ناظم : رئیس محمد ابراہیم صاحب
خازن : شیخ عبدالغفور صاحب دکاندار

ضلع بنوں میں رکنیت سازی

ضلع بنوں میں جمعیتہ علماء اسلام کی ممبر سازی کا آغاز ۹ نومبر کے اجلاس میں امیر ضلع مولانا محمد حنیف صاحب کے فارم رکنیت پُر کرنے سے ہو چکا ہے۔ ضلعی عہدیداران مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ کثیر تعداد میں لوگ فارم رکنیت پُر کر رہے ہیں۔ بنوں شہر کر محلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ممبر سازی کا یہ سلسلہ جنوری ۱۹۷۶ء کے پہلے ہفتے تک جاری رہے گا۔ جب ممبر سازی مکمل ہو جائے گی۔ تو جمعیتہ کے حلقہ وار انتخابات ہوں گے پھر تحصیل وار انتخاب ہوگا۔ ضلع بنوں میں حلقے اور تحصیل کی انتخابات کی نگرانی ضلعی ناظم انتخابات مولانا حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع بنوں کریں گے۔ اور ضلعی انتخابات کی نگرانی صوبائی ناظم انتخابات مولانا حبیب گل قائد حزب اختلاف سرحد اسمبلی کریں گے۔

ہلال احمد اعوان ناظم جمعیتہ ضلع بنوں۔

مولانا چنیوٹی کی ضمانت

جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی ۱۲/۸/۷۵ کو سیالکوٹ جیل سے ضمانت پر رہا ہو گئے ان کا استقبال جمعیتہ علماء اسلام کے امیر سید بشیر احمد جنرل سیکرٹری مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی علامہ حافظ منظور احمد منظور مرزا بشیر حافظ محمد نذر چوہدری محمد اجمل ان کے علاوہ دیگر بہت سے احباب نے کیا۔

سرڈھیری میں جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس

گزشتہ دنوں جمعیتہ علماء اسلام سرڈھیری کا خصوصی اجلاس بازار سرڈھیری میں مولوی فضل الرحیم صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز قاری عبید اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور کے امیر مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے رفقائے جمعیتہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا اور موجودہ حالات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام کی رکن سازی کی مہم سارے ملک میں زور شور سے جاری ہے۔ آپ بھی اس مہم کا آغاز کریں اور اس علاقے کے گلی گلی اور کوچے کوچے میں پھیل جائیں۔ لوگوں کو جمعیتہ علماء اسلام کا پروگرام پہنچا کر جمعیتہ کے فارم رکن سازی پر کرائیں۔

اجلاس سے جمعیتہ علماء اسلام چارسدہ کے امیر مولانا فضل مولیٰ اور سرڈھیری کے امیر مولانا معتصم باللہ اور سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالحلیم نے بھی خطاب فرمایا۔

فون: ۶۷۷۱۵ | ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر مولانا قاری عبد السمیع ضلعی امیر مولانا مولا ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا جلال الدین شہری جنرل سیکرٹری شیخ حبیب احمد قانونی مشیر شیخ جہانگیر ایڈووکیٹ، چوہدری محمد صدیق، سیف الرحمٰن حافظ عبد الخالق - حاجی بشیر احمد، حاجی عبد الرشید، میاں محمد عارف مستری محمد یٰسین اور احمد بخش نے ایک مشترکہ بیان میں شہری جمعیۃ کے امیر مولانا صالح صاحب جان بھتیجے حافظ محمد عابد کی اچانک وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اس غم میں پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک۔

دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کے رکن علامہ محمد عثمان صاحب الوری کے والد محترم محمد سفیان الوری جمعرات ۲۴ نومبر کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ تمام قارئین سے مرحوم کی مغفرت اور بلندئی درجات کے لیے دعا کی اپیل کی جاتی ہے اللہ پاک پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کی سرگرمیاں

مری: جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیۃ صدیق چوک مری زیر صدارت مولانا محمد داؤد صاحب منعقد ہوا، مولانا قاری عبد الجبار صاحب کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کے امیر مولانا قاری سعد اللہ عباسی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد، منشور اور رکن سازی کی اہمیت پر تفصیلاً خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر جماعت عوام کو رکن بنا کر اپنی افرادی قوت کا اندازہ کرتی ہے، لہذا جمعیۃ علماء اسلام جس کا واحد مقصد خدا کی سرزمین پر خدا کے نظام کا عملی نفاذ ہے اس کی رکنیت کے لیے ہر کارکن کو خود رکن بن کر پوری دل جمعی اور انتھک محنت کر کے عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیۃ کا رکن بنا کر اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے۔

قاری اسد اللہ صاحب نے کہا کہ آج کا دور انتہائی نازک ہے۔ حکمران جماعت صدائے حق بلند کرنے والوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہی ہے، اسلامی روایات، ملکی سالمیت اور جمہوری اقدار کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ اس لیے علماء حق اور ملت اسلامیہ پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنے ہر دلعزیز قایدین کی قیادت میں خیبر سے لیکر کراچی تک چٹان کی طرح مضبوط ہو کر فسطائیت، آمریت، اور ظالمانہ نظام کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

اجلاس میں مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی امیر جمعیۃ علماء اسلام مری نے اپنا فارم رکنیت پر کر کے رکن سازی کی مہم کا آغاز کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد داؤد صاحب، حاجی عبد الشکور صاحب، چوہدری عبد القیوم صاحب قاضی مشتاق احمد صاحب، قاری محمد ایوب صاحب مولانا عبد الجبار صاحب، حاجی مظفر خان، نصیر احمد عباسی نے فارم رکنیت پر کر کے اس مہم کو نواحی گاؤں میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھانے کا عزم کیا اور بعد میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قومی اسمبلی میں آئین پر چوتھی ترمیمی بحث کے دوران قایدِ حزب اختلاف مولانا مفتی محمود ودیگر اپوزیشن رہنماؤں کو دھکے دیکر اسمبلی سے نکالنے، معزز اراکین کو زخمی کرنے کی پر زور مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کو پوری دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں ایک عظیم المیہ قرار دیتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس وزیر اعظم بھٹو کی طرف سے حزبِ اختلاف کی تحریک (جو کہ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کی خاطر ہو گی) کو کچلنے کی دھمکیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ حکمران ٹولے کی ان گیدڑ بھبکیوں کے باوجود مادر وطن کی حفاظت اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ اور جمہوری اقدار کی بحالی کے لیے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔

۳۔ یہ اجلاس ملک میں دفعہ ۱۴۴، ایف، ایس۔ ایف کے غنڈوں کے ذریعہ اپوزیشن رہنماؤں کے جلسوں کو خراب کرنے اور ملک کو پولیس سٹیٹ میں تبدیل کرنے، سیاسی رہنماؤں کو جیلوں میں بند کرنے، مساجد میں لاوڈ سپیکر استعمال کرنے پر پابندی عاید کرنے، ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ پر پابندی لگانے، سردار عبد القیوم کی نظر بندی کی مدت میں توسیع کرنے کی پر زور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جمہوری اقدار کے فروغ کی خاطر حکمران ٹولہ اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے۔

کڑھائی گوشت، تکہ کباب
کا عمدہ مرکز!
کیفے الشیراز
بخاری چوک بورے والہ

اہم اعلان

ہماری مقبول عام کتاب ہدایہ اوّلین عکسی گلیز کاغذ، نیا ایڈیشن دوبارہ تصحیح کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں

عام ہدیہ ۴۸/. روپے

اسکے علاوہ دینی، اصلاحی اور درس نظامی کی جملہ کتب طلب کیجیے۔ تاجروں کے لیے خصوصی رعایت۔ فہرست کتب مفت طلب کریں۔

ناشر مکتبہ شرکت علمیہ ملتان، علمی اکیڈمی ۴/۱۳ شاہ عالمی لاہور